



دوجا ہلیت
اور اسلام

INTERNATIONAL
URDU WEEKLY

KHATME NUBUWWAT

KARACHI
PAKISTAN

حتم نبوۃ

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ تَنْبِيَتْ خَاتُمُ النَّبِيِّنَةَ كَاتِبْ جَهَانْ

۵ تاہر رمضان الیک ۱۴۲۹ھ بطباق ۳۶ جنوری تاکم فوری ۱۹۰۹ء

۲۵

کل کتبیں ایضاً
کل کتبیں ایضاً



مسلمانوں کے
زوال کے اسباب

بے حیاتی

اور

ہمارا معاشرہ

حضرت مسیح علیہ السلام کی میحرانہ ولادت

ساتھ عمرہ ادا کر سکتی ہے؟

جواب: صورت مسؤولہ میں یہ عورت اپنے بھنوئی وغیرہ کے ساتھ نہیں جا سکتی کونکہ سفر شریعی کے لئے حرم ہوتا شرط ہے اور بھنوئی نا حرم ہے لہذا عورت کے لئے اپنے بھنوئی کے ساتھ جانا جائز نہیں بالغہ لڑکی کا جبرا" نکال

سوال: میرا نکاح میرے والدین نے میرے ہاتھوں زادے کر دیا ہے، بجکہ نکاح کے وقت میں نے زبانی طور پر اس نکاح کے سلسلے میں کوئی ایجاد و قبول نہیں کیا، اور مسلسل انکار کرتی رہی۔ نکاح کے سلسلے میں کافی کارروائی کی صورت میں، میں نے نکاح نہ دو دخانل کئے ہیں، حالانکہ میں اس نکاح پر کسی طرح بھی راضی نہیں ہوں، ہاتھوں زادے نکاح کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ اس نکاح سے پہلے میرے والدین مجھ سے یہ کہتے رہے ہیں کہ تم دونوں دو دو شریک بن جھلائی ہو، لیکن بعد میں میرے والدین نے اس رضائی رشتے سے انکار کر دیا۔ اور ہم دونوں کا نکاح کر دیا۔

الله انجھے والدین کے اس انکار کی وجہ بھی نہیں آتی، اس بنا پر میں کسی طرح بھی اس نکاح پر رضامند نہیں ہوں، نیز رضاعت کے کوئی گواہ بھی نہیں ہیں، والدین تھے، مگر اب وہ اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ لہذا آپ سے یہ معلوم کرتا ہے کہ یہ نکاح ہوا یا نہیں، نیز فی الحال ابھی میرا نکاح ہوا ہے، رخصتی ہوئیا بھی بالی ہے۔

الجواب: درحقیقت میں ہے ولا تجبر البکر البالغہ علی النکاح لانقطاع الولاية بالبلوغ الخ (۲۰۰ ص ۳۰) چونکہ یہ نکاح بالغہ لڑکی کی اجازت و رضامندی کے بغیر جبرا" ہوا ہے اس لئے یہ نکاح باطل اور غیر ملائم ہے چنانچہ یہ لڑکی دوسرا مناسب جگہ رشتہ کرنے کی مجاز ہے (اعقیلاً) اگر لڑکے سے الفاظ طلاق بھی کہلاتے جائیں تو اچھا ہے) بالی نکاح نہ سے پر جبڑی دخانل کا کوئی اختبار نہیں بشرطیک رہیں اجازت نہ دی ہو۔

(اہنالی عزیز النتوی ن ۸۸ ص ۱۲۲)



اسلام میں مرتد کی حقیقت

سوال: ۱..... مرتد کے کتنے ہیں؟

سوال: ۲..... اسلام میں مرتد کی سزا کیا مقرر کی گئی ہے؟

سوال: ۳..... مرتد سے مسلمانوں کو کس طرح پیش آنا چاہئے۔

جواب: مرتد کی تعریف۔ جو شخص دین اسلام کو قبول کرنے کے بعد اس سے پھر جائے یا اور کوئی دوسرا دین اختیار کر لے تو یہ مرتد کہلاتا ہے۔

مرتد کا حکم: مرتد کے لئے یہ حکم ہے کہ اسے تین دن کی مملت دی جائے اور اس کے شہادت دو کرنے کی کوشش کی جائے اگر ان تین دنوں میں اپنے ارتداد سے توبہ کر کے پاکا چاہ مسلمان بن جائے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور اسے رہا کر دو جائے گا تو پسند کرنے کی صورت میں اسلام سے بعثتوں کے جرم میں اسے قتل کر دیا جائے گا۔

جبور آئمہ کے نزدیک مرتد خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کا ایک حکم ہے البتہ لام ابو حیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرتد عورت اگر توبہ نہ کرے تو اسے سزاۓ موت کے بجائے عمر قید کی سزا دی جائے گی، مرتد کی توبہ بالاتفاق قبول ہے۔ مرتد کے اعمال جبط ہو جاتے ہیں۔ اگر اسلام لے آئے توجیح کے علاوہ سارے اعمال لوٹ آتے ہیں چنانچہ اس پر دوبارہ توجیح کیا فرض ہو گا۔

قال اللہ تعالیٰ انما جزاء الذین يحاربون اللہ و رسوله (آلیہ) من بدل دینہ فاقتلوه



عالمی مجلس اعلیٰ امامت احمدیہ کا مرکزی

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KATME NUBUWAT
KARACHI, PAKISTAN

ختم نبوت

REGD. NO. SS-160

جلد نمبر ۱۲۳
شمارہ نمبر ۲۵

مدیر محتوى

عبد الرحمن بباوا

مدیر اعلانات

حضرت مولانا محمد سفید حسینی

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید نجفی

۱

قالۃ امیر شریعت۔ سرفوشان ختم نبوت

۴

عقیدہ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات

۷

بے حیائی اور ہمارا معاشرہ

۱۰

حضرت مسیح علیہ السلام کی میتوانہ ولادت

۱۳

مسلمانوں کے اسباب زوال

۲۰

دور جاہلیت اور دور اسلام

۲۱

تعمرو کتب

۲۲

اخبار ختم نبوت

اسے

شمارے

میں

مجلس ادارتے

مولانا عمر الرحمن جاندھری ○ مولانا اللہ ولیا

مولانا اکرم محمد الریاض اسکندر ○ مولانا مفتکر احمد حسینی

مولانا محمد قبیل خان ○ مولانا سعید احمد جالپوری

سرپرست

حسین احمد نجیب

برسکولینٹن ہدایت پرس

عبدالله ملک

قانونی مشیر

مشتی علی حسیب الدین دیکٹ

ٹیکنیشیل و متنیشیں

ارشاد و راست



پیشہ	امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ ہاؤس ار	○ چین اور انڈونیشیا
مکان	○ چین، جنوبی ایالات متحده امریکہ اور ایکسا	○ چین، جنوبی ایالات متحده امریکہ اور ایکسا
جنہیں	چین، جنوبی ایالات متحده امریکہ اور ایکسا	چین، جنوبی ایالات متحده امریکہ اور ایکسا

مکریہ دفتر

خوشی ہلخالہ، مدنگان فون نمبر ۵۱۴۱۲۲

سازمان	سازمان مداری پر	لندن
مکان	شہری مکان	مکان
جنہیں	سماں ۲۵ روپے	جنہیں

رابطہ دفتر

ہائی کورٹ روم (آسٹریلیا) پر الائچی ایکسپریس ہائی کورٹ روم
فون نمبر ۷۷۸۰۳۴۰ ۷۷۸۰۳۴۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.



قالہ امیر شریعت۔ سرفوشان ختم نبوت

علیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو کر حضور ﷺ سے نسبت خاص کریں

لامقدس اپنی عظمتوں اور برکتوں کے ساتھ سالیہ گلن ہو چکا ہے۔ توحید کے متواطے اپنے آتا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے صحیح صدقہ سے قبائل اس کے دربار میں کھڑے ہو کر تمام دن کھانے پینے اور خواہشات تفصیلی سے پر بیزکی نیت کر کے "سمعنَا واطعْنَا" کے عملی مظہر سے رمضان کی ہر صبح کا آغاز کرتے ہیں۔ اور پھر دوسری صبح صدقہ تک نماز، روزہ، تلاوت کام پاک، تراویح اور دیگر عبادات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ اور حدیث نبوی ﷺ کے مطابق ہر مسلم اس کوشش میں سرگردان ہو چکا ہے کہ ہر رمضان البارک کی برکتوں اور عظمتوں سے اپنے دامن کو بھر لے اور اگر کسی مسلم کو شب قدر حاصل ہو جائے تو اس کی خوش نصیبی اور سعادت کا کیا ہی کہت۔ رمضان البارک شروع ہوتے ہی مسلم ممالک کی فضائل جاتی ہے۔ ہر طرف نیکوں کا چرچا ہوتا ہے۔ ایک بھی ربِ حلال فضاید اہو ہے جس میں ہر شخص اپنی استطاعت اور اپنے گرفت کے مطابق حصہ حاصل کرتا ہے۔ نبیؐ آخر الزیں ﷺ نے اس ماہ کی اہمیت بیان کرنے کے لئے شعبان البارک میں عظیم خطبہ ارشاد فرمایا جس میں رمضان البارک کی بہت ہی بہترین اور فضیلیتیں بیان فرمائیں۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا محمد عساف لدھیانوی زید بھٹ کا تفصیلِ ضمون آپ ملاحظہ فرمائے ہیں۔ محلہ کرام رضوان اللہ علیہ اتعین کا توکیا ذکر ہمارے اکابر اسلاف کے رمضان البارک کے معمولات اگر پڑھیں تو ہمیں اندازہ ہو کہ ہم اس ماہ سے غفلت کر کے لکھتے ہیں پڑے خداوہ میں ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے "معمولات رمضان" میں بہت سارے بزرگوں کے رمضان البارک کے معمولات کو جمع فرمایا ہے۔ ان تمام بزرگوں کا تذکرہ کہ طوالت کا باعث ہو گا خود حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں لکھا ہے کہ رمضان البارک کا چاندِ لٹکتے ہی تھام دیگر معمولات منقطع۔ پورے ہوا کا انکاف۔ روزانہ ایک قرآن مجید ختم کرنے کا معمول، ملاقات، پاکیں موقوف۔ بس تراویح کے بعد چند لمحے کے لئے ملاقات۔ گویا ایک ایک لمحہ کی قدر۔ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں درج ہے کہ رمضان البارک کا چاندِ لٹکتے ہی لوگوں سے ملاقات کر لیتے کہ اب رمضان البارک کے بعد ملاقات ہو گی۔ خلوط تک کے جوابات موقوف کر دیتے جاتے۔ ہمہ وقت تلاوت کام پاک اور اللہ رب العزت سے تعلق ہزارہت۔ سحری اور اظہاری میں معمول ہی غذا۔ چونکہ رمضان البارک کو "نیکوں کا موسم" سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لئے اس موقع پر منصب معلوم ہوتا ہے کہ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم کام کا ایک منفرد تذکرہ کروایا جائے تاکہ اہل دل اپنی دعاوں میں "اہل علم، اپنی علیٰ کلوشوں میں" اللہ جلد اپنے جملوں میں "زوجوں اپنی نیک سرگرمیوں میں" اخلاق اپنے تعالوں میں عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی شامل کر دیں کیونکہ ہر طبقہ کی مناسبت سے اس ماہ میں عزم، ارادہ اور نیت دوسرے مینوں کے مقابلہ میں زیادہ باعث برکت ہو گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی نسبت کہ؟ شرف حضور ﷺ کی وسائلت سے ظیفہ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے۔ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تعلیمات خداوندی کے مطابق سیلہ کذاب کے مقابلہ میں جلوہ کا علم بلند کیا اور اس عظیم اور بیانی عقیدے کے تحفظ کے لئے تو سو سے زائد حفاظ، قراء، محدثین و مفسرین محلہ کرام رضوان اللہ علیہ اتعین کی قربانی پیش کر کے واضح فرمایا کہ عقیدہ نبوت کے تحفظ کے لئے لاکھوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اتعین یا عامم سلسلوں کی قربانی و میتی پڑے تو کم ہے۔ یہ نسبت صدیقی ایسی جاری و ساری ہوئی کہ امت نے دیگر معلمات میں تو کسی ختم کا تسلیح برداشت کیا گیں عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں ذرا سی بھی تلویل و توضیح کی گنجائش برداشت نہیں کی اور جب بھی کسی سیلہ کذاب کی روحلانی اولادوںے کسی بھی انداز میں سر اٹھانے کی کوشش کی امت نے بالاتفاق اس کو مسترد کر کے حدیث نبوی ﷺ کا خود کو مصدقہ بنا لیا کہ "جب بھی کوئی نبوت کا داعی ہی کرے تو اس کو رد کرو۔ وہ جھوٹا ملعون ہو مردود ہے۔" بر صیریں تقریباً ۱۹۰۰ء میں جب مرزان اسلام احمد فاروقی ہائی ملکوں عہدے خصوصی کے مقابلے میں مدرسجاً دعویٰ نبوت کیا تو علماء امت نے متفق طور پر اس کو مسترد کر دیا اور جب علماء کرام کی خلافت کے پاؤ جو دو

اس قدرے الگریز حکومت کی سرپرستی میں پہچانے شروع کے تعمیرات انصار حضرت مولانا اور شاہ کشیمی رحمۃ اللہ علیہ کی تیاریت میں قادریت کے خلاف بھروسہ کام کا آغاز کیا گیا۔ حضرت امیر شریعت کی سرکردگی میں حضرت اور شاہ کشیمی ”نے جو قالہ ختم نبوت تیار فرمایا تھا ۱۹۵۲ء میں اس قالہ ختم نبوت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی خلائق انتیار کی اور جب حضرت اور شاہ کشیمی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد و محدث انصار مولانا محمد یوسف بھوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قالہ ختم نبوت کی شاخوں کو یہود پاکستان ملک کیا تو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صورت میں یہ عرب ممالک میں فتح قادریت کے تعاقب میں مصروف ہیں ہو گیا۔ اور جب جانشیں مولانا بھوری مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے اس قالہ ختم نبوت کے لئے پورپ کی سرزین کو تیار کیا تو اس قالے کے شانہ بنا نہ پورپ ”افرقۃ اور مشقی بھید کے علماء کرام صرف بستہ ہو گئے اور جب شیخ الشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدد حرم اور حضرت مولانا بھوری ”کے ہم مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدد حرم نے قالہ ختم نبوت کے ساتھ سیدنا حضرت قشم بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ علی سرزین پر قدم رکھا تو بخارا اور سرقد کے دروازے قادریت کے لئے بند کر دیے گئے اور عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قالہ لاکھوں قرآن مجید کے ہمراہ ”ما کو“ لیسن گرازا“ تاشنہ“ بخارا اور قاز قازستان کے گلی کوچوں میں عظمت خداوندی کے انعام کے لئے کوشش ہو گیا۔ مساجد ختم نبوت سے صدائے اللہ اکبر بلند ہوئے گی۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عظیم تحریک“ ایک مقدس مشن“ ایک مددی فریضہ جس کی خدمات کی جملک کا اشارہ اس کے کارکنوں کے اخلاقی اور للہمیت کا منظر ہے۔

- مرتضیٰ عطاء اللہ شاہ بخاری کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے بعد محدث انصار حضرت مولانا اور شاہ کشیمی ”کی طرف سے علماء کا اجتماع۔
- حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ” کو امیر شریعت کا خطاب دے کر قادریت کی سرکوبی کے لئے چدو جمد کا آغاز۔
- تمام علماء کرام کا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کے لئے امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری ” کے ہاتھ پر بیعت۔
- قادریت کے وائے اسلام سے خارج ہونے کا تمام علماء کرام کی طرف سے متفق نتیجی۔
- مرتضیٰ عطاء اللہ شاہ بخاری ” کے تھاکر کے لئے مذاکروں، مہاٹھوں اور مہاٹھوں کا آغاز۔
- مذاکروں، مہاٹھوں، مہاٹھوں، تحریری مقاولوں میں مرتضیٰ عطاء اللہ شاہ بخاری کو عبرت ناک لکھت۔
- حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری ” قاضی احسان احمد شجاع آبدی ” مولانا محمد علی جاندھری ” اور دیگر علماء کرام پر قید و بند اور دیگر صعوبتوں کا آغاز۔
- اگریز کی سرپرستی میں مرتضیٰ عطاء اللہ شاہ بخاری ” کے جارحانہ اندامت پر قالہ ختم نبوت کے افراد کا بے مثال صبر و تحمل اور قربانی۔
- ماریش (افرقۃ) میں عدالت کے حکم کے ذریعہ قادریوں کے غیر مسلم ہوئے کا اعلان۔
- قادریان میں قالہ ختم نبوت کے دفتر کا آغاز۔
- قادریان کے باہر مرتضیٰ عطاء اللہ شاہ بخاری ” کے خلاف زبردست جلسہ اور حضرت شاہ صاحب پر مقدمہ۔
- قیام پاکستان کے بعد سرفلٹرالہ (قادریانی وزیر خارجہ) اور مرتضیٰ نویں کی روہ میں آمد اور قالہ ختم نبوت کی قادریوں کے خلاف پاکستان میں چدو جمد کا آغاز۔
- سرفلٹرالہ (قادریانی) کی طرف سے قادریت کی کٹلے عام تبلیغ کے خلاف تحریک کا آغاز۔ لاہور میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کی شلوذت، بڑوی مارشل لاءِ کاغذ، پاکستان کے تمام چیدہ چیدہ علماء کرام کی گرفتاری۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا حکومت کی مذاہمت کی بنا پر وقت طور پر قتل اور از سرنو قادریت کے خلاف تحریک کا آغاز۔
- یکے بعد دیگرے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ” حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبدی ” حضرت مولانا محمد علی جاندھری ” مولانا عبدالحیم اختر ” حضرت مولانا محمد حیات ” اور محدث الحصر عاشق رسول مولانا یوسف بھوری رحمۃ اللہ علیہ پر قالہ ختم نبوت کی المارت کی ذمہ داری۔
- روہیوے اشیش پر نشر کالج کے طباء کے ختم نبوت زندہ باد کے نھرے اور ان طباء پر قادریانی غنڈوں کا حملہ۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۵۴ء کا آغاز۔ پورے ملک میں قتل۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بھوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کے سرپرستی سے نامزدگی۔ مذکور اسلام مولانا مفتی محمد رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے حزب اختلاف کے ارکان کی جانب سے قوی اسکلبی میں قادریوں کو غیر مسلم قرار دینے کا میں کیا تھا۔ ستمبر ۱۹۵۷ء کو قوی اسکلبی سے قادریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مل کی مذکوری اور آئین میں غیر مسلموں کی

- نہرست میں قادریاتوں کی شمولیت۔
- پاکستان کی سول عدالت سے لے کر پرمیم کورٹ تک قائلہ ختم نبوت کی مسلسل جدوجہد سے مقدمات میں کامیابی اور قادریاتوں کو غیر مسلم اقیت قرار دینے کے نتیجے کی توہین و منظوری۔
 - رابطہ عالم اسلامی میں چالیس مسلم ملکوں کی طرف سے قادریاتوں کے غیر مسلم ہونے کے نتے کا اجراء۔
 - پاکستان میں غیر مسلم اقیت قرار پانے کے بعد قادریات نے اپنے "پر" ہیروں پاکستان پھیلانے کی کوشش کی تو قائلہ ختم نبوت نے درج ذیل اندامات کے ذریعہ قادریات کا راستہ روکا۔
 - ہندوستان (دارالعلوم دہلی) میں قادریات کی روک تھام کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا قائم۔
 - افریقی ممالک میں قادریات کے فتنے کو روکنے کے لئے وفوکی روائی۔
 - مالی میں پچاس ہزار افراد کا قادریات سے نکل کر دوبارہ دائرہ اسلام میں داخلہ۔
 - یورپی ممالک میں قادریانی مراکز کی سرگرمیوں کے سداب کے لئے انگلینڈ میں دفتر ختم نبوت کا قائم۔
 - ہلادیورپ کے مسلمانوں کو قادریات سے آگاہ کرنے کے لئے عالی ختم نبوت کا انٹرنس انگلینڈ کا مسلسل کامیاب انعقاد۔
 - امریکہ میں قادریات نند کی سرکوبی کے لئے بلفین ختم نبوت کی مسامی جیلے۔
 - جرمنی اور بیلجنیم میں ختم نبوت کے مراکز کا قائم۔
 - بخارا میں قادریاتوں کی تبلیغ کے مقابلے میں ایک لاکھ سے زائد قرآن مجید کی تعمیم۔
 - علی مراکز سرگردہ، تائپنہ، بخارا اور سلطی ایشیاء کی دیگر ریاستوں میں لاکھوں قرآن مجید کی طباعت و تعمیم۔
 - لاکھوں ولی کتب کی تربیل و طباعت، مسجد احمد الرحمن، مسجد مولانا ہوری، مسجد عثمان، مسجد خاتم النبیین، مکتبہ علامہ مختاری کی تحریک مدرسہ کوکاش، مدرسہ سرفرازی کی توسیع و ترقی۔
 - تند قادریات، تحریک ختم نبوت ۵۳ء، تحریک ختم نبوت ۷۴ء۔ قادریات کے بارے میں اعلیٰ عدالتوں کے نتیجے۔ قادریات کا سایی تجویہ، جمیں ہارو دنیا بکتب کی تایف۔

یہ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تاریخی کارناموں کا ایک مختصر خاکہ تھا اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے تو ہلت روزہ ختم نبوت کے سونبر بھی ناکافی ہوں گے۔ اس مختصر جائزہ سے مقصود ریا کاری نہیں اور نہ اسی ان کارناموں پر محکم کاظمانہ ہے بلکہ ان کارناموں کی جملک دکھا کر اپنے آپ کو اور تمام مسلمانوں کو تزیب دلاتا مقصود ہے۔ بقول امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری "یہ میرا کام نہیں ہے حضور ﷺ کا کام ہے۔ قیامت کے وان اگر حضور ﷺ نے سوال فرمایا کہ میری ختم نبوت پر ایک ملکوں و مردوؤاکہ ڈال رہا تھا اس مرد کے ہی روکار میرے غلاموں کو گراہ کر رہے تھے تو اس وقت تم کیا کر رہے تھے۔" بقول محدث الصدر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشیری "اگر حضور ﷺ کی شفاعت چاہئے تو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرو۔ میں ٹھنڈت رہتا ہوں کہ جو شخص عقیدہ ختم نبوت کے لئے کام کرے گا، حضور ﷺ کی شفاعت اس کو ضرور نصیب ہوگی۔" اس وقت کفر کی پوری دنیا مسلمانوں کے درپے ہے۔ اس کا ایک ہدف ہے کہ حضور ﷺ کے نام لیواں کام و نشان مٹا رہا جائے۔ امت محمدیہ ﷺ کی نسبت حضور ﷺ سے ختم کر دی جائے کیونکہ امت محمدیہ کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ اور سبب یہ نسبت ہے۔ اس نسبت کو مسلمانوں سے ہٹا رہا جائے تو اس کی کوئی حیثیت ہاتھی نہیں رہ جاتی اور اس نسبت کو ختم کرنے کے لئے قادریانی گروہ سب سے زیادہ مجرک ہے اور موڑ کروار ادا کرنے کے لئے ہر ختم کے حرے اختیار کر رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ میں ڈش ائمہ اور ویڈیو یو کیسٹ اس وقت سب سے زیادہ موثر تھیار ہیں اور قادریاتوں نے اپنی تبلیغ سرگرمیوں کا گھوران کو ہٹایا ہوا ہے۔ اس پاٹل گروہ کا ہر فرد مبلغ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ تمام مالی و سماں قادریات کے فروغ کے لئے جھوک دیئے گئے ہیں۔ توکری اور ویڈیوں کی تزیب دے کر لوگوں کو گراہ کیا جا رہا ہے۔ ایک ایک قادریانی نے اپنے ظیفہ مرتضیٰ نجیس (طاہر) کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ وہ کم از کم دس نو ہجۃ مسلمانوں کو گراہ کرے گا۔ امریکہ، برطانیہ، فرانس ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

بدقتی یہ کہ مسلمانوں کو اپنی اس غفلت کا اندازہ اور احساس نہیں ہے۔ بعض عاقبت ناندیں مسلمان اس کام کو بھی فرقہ واریت سے تعبیر کرتے ہیں اور

اعراض کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو جینے کے حق سے کیوں محروم کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ پاکستان میں ایسی کوئی بات نہیں۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موقف ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہے کروڑیں۔ اپنے آپ کو مسلمان کہ کر مسلمانوں کو دعو کہ نہ دیں، مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ حضور ﷺ کی امت کو اپنے محبوب آقا و مطہر صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا کرنے کی وجہ سے کردہ کریں۔ کیا ایمان کی خلافت، حضور ﷺ کی ختم نبوت کی خلافت نہ ہی اور دینی فرض نہیں۔ کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ فرض انجام نہیں دیا؟ کیا یہی مسلمانوں نے جھوٹے دینی ثبوت (نی) کو دارہ اسلام سے خارج کر کے ان کے خلاف جلوہ نہیں کیا؟ تاریخ گواہ ہے کہ الحمد للہ مسلمانوں نے کبھی بھی جھوٹے نبی کو برداشت نہیں کیا اور نہ مسلمان یہ تصور کر سکتے ہیں کہ ایسے ملعون و مردود شخص کو برداشت کریں۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکر ڈالنے والے کتوں اور غزیروں سے بدتریں اور عالی مجلس تحفظ ختم نبوت ایسے لوگوں کے خلاف جلوہ جاری رکھے گی اور مسلمانوں کو اس پر آملاہ کرتی رہے گی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے بھروسہ رکھو جو رجلوں کی خود بھی ارتدا رہے ہیں اور مسلمان نبجوالوں کو بھی ارتدا رہے بچائیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو تو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغمبر فارم آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے۔ اس

سے فائدہ اٹھا کر حضور ﷺ کی شفاعت کے مستحق بن جائیے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آخرت میں غایفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رفات کا شرف حاصل ہو تو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا میدان اس شرف و اعزاز کے لئے سب سے قریبی ذریعہ ہے۔ نبیت صدیقی حاصل کرنے کا یہ موقع ضائع نہ کیجئے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن الماظم ابو عینہ کے فتویٰ کا مصدقہ نہ ہیں کہ "جس شخص نے کسی دینی ثبوت سے دلیل باقی تر وہ کافر ہے" تو آئیے عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پیغمبر فارم کو مغبوطی سے قائم لجھے ہاکر قیامت کے دن عقیدہ ختم نبوت کے سپاہی کی حیثیت سے آپ کو پوکارا جائے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قالہ شاہ ولی اللہؒ کے سپاہی کی حیثیت سے قیامت کے دن آپ کو پوکارا جائے تو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن کا اعزاز آپ کو قالہ شاہ ولی اللہؒ کے سپاہی کی حیثیت سے قیامت کے دن تعارف کرائے گا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ حدیث الصحر مولانا سید انور شاہ کشیری رحمۃ اللہ علیہ کی بشارتوں اور خوش خبروں کے شرات دنیا و آخرت میں نصیب ہوں تو حضرت انور شاہ کشیری رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ جماعت عالی مجلس تحفظ ختم نبوت میں علمی کردار ادا کرنے کے لئے حضرت انور شاہ کشیریؒ کی بیان کردہ خوش خبریاں آپ کی منتظریں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ختم نبوت کا علم بلند کر کے چشمی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضرت مولانا محمد علی جاندھریؒ حضرت مولانا اعلیٰ حسینؒ، حضرت مولانا غلام نوٹھ ہزارویؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ، حضرت مولانا عبد الحق صاحبؒ، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحبؒ، مولانا محمد شریف جاندھریؒ اور دیگر مشائخ علماء کرام کے ہمراہ آپ کو حوض کوثر پر ختم نبوت کے جلدی کے حیثیت سے پہنچ کیا جائے تو آئیے عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قالہ امیر شریعت آپ کا سرپا منتظر ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ موجودہ معاشرہ اور کلائف زندہ ماحول میں شیخ الشیخ خواجہ خواجہ خان مجدد ایمیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان مجدد زید محدث، شیخ کامل مشفیق و صہیان مرشدی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید محدث، شیخ الاتقیاء اول کامل حضرت مولانا محمد تقی شاہ صاحبؒ، حضرت مولانا اکرم عبد الرزاق اسکندرؒ، مولانا عزیز الرحمن جاندھریؒ، مولانا اللہ ولی سلیماؒ، مفتی میر احمد اخونؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ، مولانا عبد اللہؒ، مولانا عبد الرحمن اشخر اور دیگر علماء کرام کی خصوصی توجہ دو دعائیں حاصل کریں تو آئیے عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وسیع میدان، عقیدہ ختم نبوت کے علمی مشن، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نبیت صدیقی اور ان علماء کرام کی رہنمائی و سرستی میں مصروف ہل ہو جائے۔ آپ کی طرف خود بخود ان بزرگان دین کی رفات، حذایت خصوصی، شفاقت و مہمانی متوجہ اور سب سے بہتر کر حرم بنت اللہؒ مسجد نبویؒ، حضرت انسؓؑ میں عام اوقات میں خصوصاً دعائے شب میں آپ کی شمولیت ہو جائے گی۔ یہ تو ان ترقیات کی ایک جملک یا ایک ذرہ ہے۔ اللہ رب العزت اس عظیم مشن اور خدمت کی کیا جزاً عطا فرمائیں گے وہ تصور انسانی سے بالاتر ہے۔ مرشدی و محبی حضرت انسؓؑ مسجد نبویؒ لدھیانوی زید محدث زید محدث میں ایک بار کراچی دفتر میں خصوصی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

حضرت ﷺ کے جان شار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم (جن کو دنیا میں ہی رضی اللہ عنہ کی سند فضیلت عطا فرمائی گئی) کے اعمال کے پارے میں

ارشادات نبی ﷺ ہیں کہ ان کے ایک ایک گل کا ثواب بہت زیاد ہے۔ ایک روایت میں فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم السلام ائمین کا ایک گل گیوں صدقہ کرناحد کے پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ان کو حضور ﷺ کی رفاقت و سیست کی وجہ سے نسبت خاص حاصل تھی۔ حضور ﷺ کی اس نسبت کی وجہ سے ان کے گل کو اتنی مقبولت حاصل ہوئی کہ معمولی سامنے ایک لحاظ سے بہت زیادہ ہو گی۔ آج اگر کوئی شخص یہ نسبت خاص حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس وقت ایک ہی راست ہے کہ وہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے لئے کام کر کے اپنی نسبت خاص حضور ﷺ سے جوڑ دے اور اس عقیدہ ختم نبوت کے لئے اگر کوئی جماعت کام کر رہی ہے تو وہ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بوریہ نشیوں اور قافلہ امیر شریعت کے پیچے پیچے افراد کا ہجوم ہے جس کی قیادت کی معاشرت ہمارے حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد زید مجدد حم کو عطا کی گئی ہے۔ اور ہم سب ان کے خادم ہیں۔ لندن ختم نبوت کا نظر میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قافلہ جنتیوں کا قافلہ تھا۔ اگر ہمارا ہاتھ اس قافلہ میں شامل ہو گیا تو ہمیں نصیب ہے کہ اس قافلے کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں جنت میں داخل فرائیں گے۔ تم اگر چاہتے ہو کہ جنت والوں کی فرشت میں اپنا نام درج کرو تو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس قافلے میں شرک ہو جاؤ۔

اب ذہن میں سوال پیدا ہوا نظری امر ہے کہ آخر اس قافلہ امیر شریعت میں کس طرح شامل ہوا جائے اور یہ برکات کس طرح حاصل کی جائیں۔ کیا عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کافارم بھر کر اس قافلہ میں شامل ہو جانا کافی ہے یا اس کے لئے کوئی شرائط و ضوابط ہیں۔ اس سلطے میں عرض ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے فارم بھر دینے سے حضور ﷺ سے ایک حد تک تو نسبت ہو جائے گی اور چند کاشتے والی بڑھیا کی طرح فرید اران یوسف (علیہ السلام) میں ہم شامل ہو جائے گا۔ لیکن یہاں انسان زیادہ قرب حاصل کرنا چاہتا ہے اتنی ہی محنت اور محابہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے عالی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کے تمام طبقوں سے درج ذیل تعاون و تصریح کی طلب گاری ہے۔

متوجہ کریں کہ وہ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یاد رکھیں۔ علامہ کرام سے تحریری طور پر عقیدہ ختم نبوت کے سلطے میں تعاون کی درخواست ہے۔

اوناں پاکستان سے درخواست ہے کہ (چونکہ آپ کا اوارہ سب سے حساس اور اہم اوارہ ہے اور ہماری معلومات کے مطابق تکالیفی فوجی افسران پاکستان اور اسلام کے خلاف کردار ادا کرتے رہے ہیں اور ادا کر رہے ہیں) وہ اس بات کا خیال رکھیں اور تکالیفی افسران کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے رہیں ہاکہ فوج کے ذریعہ تکالیفی اسلام اور پاکستان و شمن ساز شوں کا جائزہ پہلیاں سکیں۔

تمام سرکاری افسران، پی آئی اے اور دیگر کارپوریشنوں کے افراد سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکملوں کے تکالیفوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ تکالیفی افسران صرف مسلمان افسران کے خلاف ہی سازشیں نہیں کرتے بلکہ اپنے اختیارات کو تکالیفیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ایسی کوئی بھی سرگرمی نظر آئے تو فوراً عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مطلع کریں تاکہ تکالیفوں کو اختیارات سے بابراز قائمہ الحلقے سے روکا جاسکے۔

تاہر حضرات ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہودی اور تکالیفی تجارت کے زریعہ مسلمان ملکوں کو اپنے ٹکٹے میں جکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تکالیفوں کی تمام مصنوعات کا ہمیکا نیصد حصہ تکالیفیت کی تبلیغ پر صرف کیا جاتا ہے۔ یہ منافع زیادہ وہے کہ مسلمان تاجروں کی تجارت چلا کرنا چاہتے ہیں اور ان کی منافع کا باہیکاث کریں تاکہ تکالیفوں کی تبلیغ رک سکے۔ تکالیفی اگر تبلیغ کریں تو ان کا بھرپور جواب دیں۔ آپ چچے نبی ﷺ کے یہود کاریں، آپ کو دین پر زیادہ مضبوط ہو ناچاہئے، آپ تکالیفوں کو دعوت دے کہ مسلمان بانے کی کوشش کریں۔ تمام مسلمانوں سے اپلی ہے کہ وہ فتنہ تکالیفیت کو ختم کرنے کے لئے ان کی سرگرمیوں کو گھری لگا سے دیکھیں۔ دش ائمہ ماizon مل کی لائی دعوت اور چائے پر تبلیغ پر وکرام تکالیفوں کا سب سے بڑا جل ہیں۔ جس علاقے میں یہ کام ہو رہے ہیں خود رونکے کی کوشش کریں اگر لواہی کا خطرہ ہو تو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مطلع کریں۔ تمام مسلمانوں سے اپلی ہے کہ وہ روزانہ وقت مقرر کر کے عقیدہ ختم نبوت کے متعلق کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اپنے اپنے علاقوں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا درفتر قائم کریں۔ اپنی اپنی مساجد میں ختم نبوت کے موضوع پر تقاریر کرائیں۔ تکالیفوں کو گھر گھر جا کر دین اتنی اور عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ کریں۔ ہر مسلمان یہ عمد کرے کہ وہ کم از کم ایک تکالیفی کو مسلمان ہائے گا اور اپنے علاقے میں ختم نبوت کا ایک دفتر قائم کرے گا۔ اگر مسلمانوں نے اس پر عمل شروع کر دیا تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو گمراہ نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حضور ﷺ کی شفاعة اعلیٰ نصیب فرمائے۔

جسٹی میاں محبوب احمد چیف جسٹی لاہور ہائی کورٹ

عَقِيدَةُ نَبِيِّنَبْوَتِكَعْدَةُ سَبَبِ اِنْرَاٰتِ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے موحی رسالت کے باب میں فرمایا ہے۔ کہ ہم اپنے کلام سے آپ کے مرتبے کی بندی کو بیان نہیں کرتے بلکہ آپ کی علیت کے ذکر سے اپنے کلام کو بلند کرتے ہیں۔

آتا ہے دو جمل خاتم الانبیاء ﷺ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور مرتبہ شان کا لاندازہ سرزین نبوت و رسالت کی طرف لے چلوں۔ جو روشنی لاتا ہے۔ یہ دلوں کے ان پر نور ایمان کے کسی بشر کو نہیں ہو سکا جوں سمجھ لیجئے کہ علم الایمیں بطل نیواسے طور سینا کی چینوں تک پہنچی ہوئی ہے طلوع کا منتظر ہے۔ ایمان عمل کو واجب کرتا ہے لہذا اس کے بعد کی غلطیم رسالت رسالت موسوی ہے یہ فرات ناصل و وجہ دعا سے لاجر عمل کی پکارتا ہے دشت نیوا سے لاجر کوئی پکارتا ہے دشت نیوا سے لاجر داشتے ہیں اور ارادہ ایسے میں بختی امکالات ہیں وہ تمام حقیقت محمدیہ علی ساجھا الصلاۃ والتحیات کے تعالیٰ ہیں۔ اسی لئے الکبر صوفیاء نے جگہ جگہ فرمایا ہے کہ ہم آپ ﷺ کی توصیف ان اہماء سے کرتے ہیں۔ جو آپ کے رب کے علم میں ہیں۔ وہ چیز جو ازال سے آپ کے لئے سنبھل کر رکھی گئی۔ علیت کا وہ تاج جو آپ کے لئے مخصوص کیا گیا اور عزت و شرف کی وہ نعلت جو آپ کے جسد اطراف کے لئے تیار کی گئی وہ کیا تھی؟ وہ خاتم الانبیاء کا تاج قادہ تھیں ملکہ نبوت کی قباقی۔ وہ مکمل رسالت کی تفصیل سے قرآن مجید میں آتا ہے۔

سرزین اور اس کی کمکشی صفت تاریخ کاغور سے زمانہ جب ایک لور کوت لیتا ہے تو ہمارے سامنے رسالت موسوی کے مجزرات ظاہر ہوتے ہیں۔ کی میثیت سے یہ پوری کی پوری تاریخ ایک تھیں ملکوت و شرف کا ایک پہلو ایمانیات کے عالم ملکوت سے مخلق ہے اور اس کا دوسرا پہلو تاریخ انسانیت کا طرف بڑھ رہی ہے۔ قدم پر قدم ایک منزل کی راستے کی طرف طلب کیا جاتا ہے۔ انسیں محبت اور طرف چاری ہے۔ موج در موج ایک ساحل کی تربانی دوار فتنی اور مستقیم کی امکات کی طرف بڑایا جاتا ہے اور تمنیوں کو بدل بخٹاکتے۔

I call the "Major Heresy" is a matter of dispute between the two sections. It is unnecessary for my purposes to judge the merits of this domestic controversy of the Ahmadis. I believe, for reasons to be explained presently, that the idea of a full prophet whose denial entails the denier's excommunication from Islam is essential to Ahmadism; and that the present head of the Qadianis is far more consistent with the spirit of the movement than the Imam of the Lahoris.

Paragraph The cultural value of the idea of finality in Islam I have fully explained elsewhere. Its meaning is simple: No spiritual surrender to any human being after Muhammad who emancipated his followers by giving them a law which is realizable as arising from the very core of human conscience. Theologically the doctrine is that: The Socio-Political organization called "Islam" is perfect and eternal. No revelation the denial of which entails heresy is possible after Muhammad. He who claims such a revelation is a traitor to Islam. Since the Qadianis believe the founder of the Ahmadiyya movement to be the bearer of such a revelation, they declare that the entire world of Islam is infidel. The founder's own argument, quite worthy of a mediaeval theologian, is that the spirituality of the holy Prophet (sall Allaia wasallam) of Islam must be regarded as imperfect if it is not creative of another Prophet. He claims

ہے جس کی تصریح قرآن و سنت نے کی ہے۔ جس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اگر اس نے توبہ نہ کی تو اس دعویٰ پر مصروف ہو تو اس کو قتل کیا جائے گا۔ علامہ ابن حبان انہ لئے اپنی تفسیر بحر محظی میں رقم آگے اسلام کی منزل آتی ہے۔

طراز ہیں:

"جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ نبوت کا مسلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ اور اسے اب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے یا جس کا عقیدہ ہو کوئی نبی سے افضل ہوتا ہے۔ وہ زندگی ہے" مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبال نے پڑھت جو اہر لال نبوکی طرف سے عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں Modern review of Calcutta کے ذریعہ شائع کردہ سوالات کے جواب میں جو رسالہ Islam میں چھپے یوں فرمایا ہے:

ISLAM

What may be called major heresy arises only when the teaching of a thinker or a reformer affects the foundations of the faith of Islam. Unfortunately this question does arise in connection with the teachings of Qadianism. It must be pointed out here that the Ahmadi movement is divided into two camps known as the Qadianis and the Lahoris. The former openly declare the founder to be a full prophet; the latter, either by conviction of policy, have found it advisable to preach an apparently toned down Qadianism. However, the question whether the founder of Ahmadism was a prophet the denial of whose mission entails what

ہے۔ یہ حضرت میمی علیہ السلام کا پیغام ہے۔ یہ اپنے رب سے عشق کرنے اور اپنے ہمایے سے محبت کرنے کا پیغام ہے۔ یہاں تک پہنچ کر انسانیت ایک قدم اور آگے بڑھ چکی ہے۔ اب اس سے آگے اسلام کی منزل آتی ہے۔ کائنات کے تمام تمدن اور دنیا کی تمام تہذیبیں، دم بخود کس کے اختصار میں ہیں؟ اب ایک سورج کو طلوع ہونا ہے۔ اب ایک نور کو ظاہر ہونا ہے۔ جس کی روشنی میں تمام حقائق فاش ہو جائیں گے۔ یہ نور رسالت محمدی (علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام کا نور ہے۔ اسلام اپنی اصل میں علم و معرفت ہے اس لئے اس میں "کتاب" کو اس قدر احتیاط کے ساتھ محفوظ رکھا گیا ہے۔ اسلام کی آمد کے ساتھ انسانیت منزل معرفت پر پہنچتی ہے اور معرفت کے بعد کوئی درجہ ختم نبوت کا اعلان اس بات کا اعلان ہے کہ یہ نبوت قیامت تک آنے والے تمام مسائل کے حل کا ذمہ لیتی ہے۔ اس صورت حال میں کسی مسلمان کا دنیا کے یا خود اپنے مسائل کے حل کے لئے کسی الخادی نظام کی طرف دیکھنا ختم نبوت کے عقیدے میں کمزوری کا اعلان ہے۔

عالم اسلام کے مشہور مفسر علامہ ابن کیث لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول کریم ﷺ نے سنت متواترہ میں بتلا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آ کہ ساری دنیا جان لے گا۔ وہ کذاب ہے۔ جو ہوتا ہے۔ دجال ہے۔ گمراہ ہے۔ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ علامہ سید محمود آلوی روح العالی میں لکھتے ہیں۔

حضور ﷺ کا خاتم الانبیاء ہوتا ایسا عقیدہ

کر دیا۔ اسی طرح ایران و مصر کے تمدنوں کے بنیادی مسائل اسلام کی آمد سے بھی حل ہوئے۔ یہ سب کچھ ختم نبوت کا فیضان اور ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آج جب کہ دنیا میں نسلوں کا تصادم ہو رہا ہے۔ اس وقت اسی عقیدے کی بنیاد پر ختم نبوت کے ذریعے عائد ہونے والی زندگانی کے تحت ہمیں اس دنیا کے مسائل کو حل کرنا ہے۔ اور اپنے مرکز سے پھیزی ہو کی انسانیت کے لئے اسی طرح ایک پر جعل تون پیدا کرنا ہے۔ جسے ہمارے اکابر نے ماضی میں کیا تھا۔ ماضی میں بھی سرکار دو عالم کا صدقہ تھا۔ اور آئندہ بھی یہ آپ ہی کی عطا ہو گی۔

اس لئے کہ رستہ کسی سے پچھنا تو زین ہے میری نہیں۔ لیکن اس عقیدے کے ساتھ ساتھ یہ کائناتی حر رہ گزر شر حبیر کو چائے ہے۔ قانون کی اصل حقیقت بھی ہے۔ جب اشیاء نے اپنی حقیقت ظاہر کر دی۔ جب قلب دُنہن علم سے اس ساری گنجوں سے یہ معلوم ہوا کہ ختم نبوت تقدیر کائنات پر ہر کامل ہے جس کی پاہانی کافر پذیر روشن ہو گئے۔ جب چاپ المداریے گئے اور راز ظاہر کر دیئے گئے تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے بعد اس امت پاک کے پرد کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قلم سے اپنے محل سے اپنے آنسوؤں سے اپنی محبت اور کون سی منزل آئے گی۔ اس کے بعد اب کس کے چاغوں سے اس کی پاہانی کا حق ادا کرتے ہیں، نبوت کی ضرورت ہو گی اس کے بعد اب رسالت اسی فرشتے کی ادائیگی سے اس دنیا کا جعل اور وقار کون سا پیغام دے گی۔ وائزِ معلم ہونے کے بعد اب وابستہ ہے۔ جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔ کون سی لکھر کچھی جائے گی۔

آج جب کہ نشوں کا دروازہ معلم چکا ہے اور صحیح سے پہلے کا جو ماضی تھا ہزاروں کا سی بلاعیں ختم نبوت کے تصور پر بھیں بد کر جملہ آور اب جو تما شر کا فردا ہے وہ تھا تیرا ہو رہی ہیں اس کی خلافت کے لئے سید پر ہو جانا۔ کتاب اللہ کی کامل اور غیر تغیر موجودگی میں اس ہمیں رسالت کی خلافت کے لئے سید پر ہونا آنکہ کے سامنے اب کوئی اور چراخ کیوں جلایا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس سعادت کے حصول جائے گا۔

میں پاکستان صفحہ اول میں ہو گا اور میدانِ حشر میں ختم نبوت تاریخ کے سرکالازی نتیجہ اور اس کی ان شاء اللہ جب آئائے دو جمادی سوال فرمائیں آخری منزل ہے۔ لیکن اب آپ غور کریں کہ اس

his own Prophethood to be an evidence of the Propeht-rearing power of the spirituality of the holy Prophet (sall allaho alaihe wasallam) of Islam. But if you further ask him whether the spirituality of Muhammad is capable of rearing more prophets than one, his ansewr is "No." This virtually amounts to saying: "Muhammad is not the last Prophet; I am the last". Far from understanding the cultural value of the Islamic idea of finality in the history of mankind generally and of Asia especially he thinks that finality in the sense that no follower of Muhammad can ever reach the status of Prophethood is a mark of imperfection in Muhammad's Prophethood. As I read the psyehology of his mind he, in the interest of his own claim to Prophethood, avails himself of what he describes as the creative spirituality of the Holy Prophet

ہے موقع تفصیل میں چلنے کا نہیں ہے۔ اس لئے صرف اشاروں پر اتنا کرتا ہوں۔ کہ اسلام دنیا میں جہاں جعل گیا۔ وہاں اس نے اس تمن کے سب سے بنیادی مسئلے کا حل پیش کیا۔ یعنی نسلوں میں گیا تو ان کا مسئلہ تھا کہ ہود کے کتنے ہیں۔ الٹاٹوں و ارسلوں سے لٹاٹوں تک ہر ایک کا سوال یہ ہے کہ وجود کیا ہے؟ اسلام نے اپنے علم کام میں اس مسئلے کو حل کر دیا۔ ہندوستان میں آیا تو یہاں کام مسئلہ یہ تھا کہ آتنا اور ملایا کا اصل تعلق کیا ہے۔ ہزاروں برس سے زبان اس کے فرم سے عاجز تھے۔ اسلام نے وحدت شودگی کے نظریے سے اس مسئلے کو حل

..... میرے لئے قیمت کا مال حلال کیا گیا۔
..... میرے لئے انبیاء کی مثل ایسی ہے
اس سے تم کی اجازت دی گئی۔

..... مجھے تم حلقہ کے لئے رسول ہیا گیا اور
..... میری ذات سے انبیاء کا مسلسلہ ختم کر دیا گیا۔

حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ نبی

کرم مجھے تم حلقہ کے لئے رسول ہیا گیا اور
..... میری ذات سے انبیاء کا مسلسلہ ختم کر دیا گیا۔

حضرت انس کی خوب صورتی پر حیران ہوتے مگر
رسالت اور نبوت کا مسلسلہ ختم ہو گیا اور میرے بعد

یہ ہوا کہ اس کے بعد انسانیت کے جن مسائل سے

..... مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی۔
..... مجھے جوانح الكلم سے نواز گیا۔ یعنی الفاظ

کی حرمت سے وفا تو نے ہم تیرے ہیں
یہ جملہ چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

"حضور نبی کرم مجھے فرمایا ہے فرمایا میری اور
مجھ سے پلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثل ایسی ہے

جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی۔ اور خوب
سمیں و جیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک ایسٹ کی

جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔ لوگ اس عمارت کے اروگز
پھرستے اور اس کی خوب صورتی پر حیران ہوتے مگر
رسالت اور نبوت کا مسلسلہ ختم ہو گیا اور میرے بعد

..... نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ اس کا مطلب
یہ ہوا کہ اس کے بعد انسانیت کے جن مسائل سے

..... مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی۔
..... مجھے جوانح الكلم سے نواز گیا۔ یعنی الفاظ

..... نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ اس کا مطلب
یہ ہوا کہ اس کے بعد انسانیت کے جن مسائل سے

..... مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی۔
..... مجھے جوانح الكلم سے نواز گیا۔ یعنی الفاظ

..... نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ اس کا مطلب
یہ ہوا کہ اس کے بعد انسانیت کے جن مسائل سے

..... نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ اس کا مطلب
یہ ہوا کہ اس کے بعد انسانیت کے جن مسائل سے

عقیدے سے امت مسلمہ پر کیا ذمہ داریاں عائد
ہوتی ہیں۔ اسلام میں جتنی ہائیں ہیں ایمان کی طرف
دعوت ہے۔ عمل کی ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی

معروف ہے۔ یہ سب کچھ دیگر مذاہب کے ساتھ
مشترک ہے۔ چاہے ان مذاہب کے صحائف متذکر
ہو گئے ہیں۔ چاہے قدیم امتوں نے اپنی کتابوں میں

تحویف کر دی ہو۔ لیکن یہ تاریخ نبوت کا مشترک
درষش ہے۔ تاریخ نبوت کے اسی مشترک درষش سے

قانون پیدا ہوتا ہے جو پوری انسانیت کے لئے جنت
ہے۔ ایک چیز اسلام کا امتیاز ہے۔ ایک ایسا امتیاز جو

دنیا کی کسی اور تنقیب کو، دنیا کے کسی اور مذہب کو
حاصل نہیں ہے۔ یہ امتیاز ختم نبوت کا دعویٰ ہے۔

یہ سمجھیں! رسالت کا اعلان ہے یہ دعویٰ دنیا کے کسی
اور مذہب نے نہیں کیا۔

کوئی ایسی ذات ہے صلت؟ کوئی ایسا نور ہے جسے؟
کوئی مصلحتی، کوئی بقیٰ، نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

بچوں کے رحمت ہر زماں، کوئی اور ہر قبیلے
نہیں ان سے پلے کوئی نہ تھا! نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

یہ سوال تھا کوئی اور بھی ہے گناہ گاروں کا آسرا
تو دو اس روایت پر پاکار اخلاع نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

کوئی ان کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں
کہ خدا نے خود بھی تاکہ سدا، نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

ہر بھی نے اپنے سے پلے آئے والوں کی تقدیق
کی۔ اور اپنے بعد آئے والے کی خبروںی۔ تثبیر اسلام

محمد مصلحتی نے اپنے سے پلے آئے
والوں کی تقدیق کی۔ اور دنیا کی تاریخ میں پہلی بار یہ
اعلان کیا کہ ان کی رسالت کا کل کے بعد باب نبوت

بند ہو گیا ہے۔ آپ کے ارشادات گرامی کو لام
بنواری نے یوں لفظ کیا:

قارئین سے ایک ضروری گزارش

روز افراد ممنونگی، "خصوصاً" اخبار کی اشاعت میں استعمال ہونے والی اشیاء کی قیمتیوں میں ہے
تحاشہ اضافہ اور افزادی قوت کی تجویز ہوں اور مراعات میں ہاگزیر اضافہ کے سبب رسالت کی اشاعت پر
انٹنے والے اخراجات ہماری حد استطاعت سے باہر ہو گئے ہیں رسالت کی اشاعت کو چاری لوراں کے
وجود کو تمام رکھنے کے لئے اب اس کے سوا کوئی اور چارہ ہمارے پاس نہیں ہے کہ رسالت کی قیمت
میں مناسب اضافہ کر دیا جائے۔ واضح رہے، لکھ بھر کے تمام اخبارات و جرائد کی قیمتیوں میں کوئی نہ
پلے ہی اضافہ ہو چکا ہے، تاہم "ختم نبوت" کی اتفاقیہ لے حتی الوضع کو شش کی کہ "اضافی قیمت کا ہر
قارئین پر شد ڈالا جائے گرہارے لئے اب اخراجات کا یہ بوجھ سارا نامکن نہیں رہا۔ اس لئے رسالت
کی قیمت میں اس امید پر اضافہ کیا جا رہا ہے کہ قارئین اسے رد قیوانیت کے ملن میں ایک قربانی کے
طور پر قبول فرمائیں گے۔ اور ان کا اعلان ہمیں حسب سابق حاصل رہے گا۔ شمارہ ۲۸۸ سے رسالت کی
قیمت ۳ روپے سے بڑھا کر ۵ روپے کی جا رہی ہے۔ جو اپنی لاگت کے مقابلہ میں اب بھی غاصی کم
ہے۔

(دریں فتح)

احمد اعجاز چلوی مانسرو

بے حدائقی اور ہم ارام معاشرہ

عورت کے سر سے دوڑا پھینپتا ہے تو محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کوفہ سے چل کر اپنی ایک بیٹی کی آواز پر لپیک کرتا ہے اور راجہ واہر اور اس کی ذست کو یہ بات سکھلاتا ہے کہ میری ایک مسلمان بیٹا کا آپل تھمارے خون کے دریا سے باہر ہے۔ اور آج نوجوانوں کوئی وی پر فیض اور یہودہ پر دگرام دکھا کر ان کے اندر سے چذبہ جہاد ختم کیا جا رہا ہے۔ انگریزوں کا مسلمانوں پر قابیانیت کے بعد دوسرا جرہ سکی اُنی وی کی ٹھکل میں موجود چذبہ جہاد کو کچلنے میں کلیدی کروار ادا کر رہا ہے اور ہم بے غیرتی کی نیند سورہ ہیں۔ کیا اللہ نے عورت کو اس دنیا میں اپنے جسم کی نمائش کے لئے بھیجا تھا یا اپنی اطاعت کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو صرف نبوت نہیں دی پاٹی تمام رتبے اس کو عطا فرمائے ہیں۔ ہر بُنیٰ ہر دلی اللہ ہر مرد ایک عورت کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ اور عورت کہتی ہے کہ مرد کے برادر ہمیں حقوق دیئے جائیں اسلام نے تو انہیں برادری سے بھی بڑھ کر حقوق دیئے ہیں اور ہر مرد کی پہلی تربیت گھاؤں کی بیان کی گود ہوتی ہے۔ ہر بُنیٰ بیٹی کی جیسے پرورش کرے گی اس کا میٹا رسایہ ہو گا اب آپ فیصلہ کریں کہ اس میں مردوں کا زیادہ قصور ہے یا عورتوں کا۔

جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے یہ بھی باتا کہ مرد اور عورت ایک گاڑی کے دو پیٹے ہیں تو یہ کمال کا انصاف ہے کہ دونوں پیٹوں کو گاڑی کے ایک طرف پاندھہ دیا جائے۔ اگر ایسا کر دیا جائے تو گاڑی چل بالی سفر ہا۔

جن کی قربانیوں کی وجہ سے ہم تک آج اسلام پہنچا..... جب قنش قابیانیت آتا ہے تو علماء کرام سر کفن ہادھہ کر میدان میں آتے ہیں۔ ۲..... علماء کرام کی آواز پر غازی علم الدین شہید ہے لوگ لا کجھ عمل اختیار کرتے ہیں، دہرات کا اصول ہے کہ حکومت اور دین کے درمیان ایک دیوار کھڑی کروی جائے۔
باقول طالمه القبل۔

جدا ہو دین سے سیاست تو نہ جاتی ہے چیخنی اور بیسی کچھ آج کل ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔ آج کل ہمارے معاشرے میں ہمارے بھولے بھالے عوام کو بیٹھے زہر کے جام پائے جا رہے ہیں ہماری ماں بنوں اور بیٹیوں کو بے راہ روی سے آشنا کر لیا جا رہا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو ان کے مقصد حیات سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور بچوں کو ایسی تربیت میا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے باپ اور بیٹا دست و گردیاں ہوتے ہیں۔ اور اس میں کلیدی کروار اُنی وی ادا کر رہا ہے۔ اُنی وی پر ایسے پر دگرام دکھائے جا رہے ہیں جن کو ڈیکھ کر معلوم ہو گا کہ ہم نے اپنے آقاؤ مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقت کو چھوڑ کر ابو جمل، اور منافقین کی روشن انتیار کر لی ہے۔ اور آج ہماری عورتیں جن کو اسلام نے جمالت کی گمراہیوں سے نکال کر عظمت کی بلندیوں پر پہنچایا اور جنت کو اس کے پاؤں کے نیچے رکھا۔ وہی عورت یورپ کے چیندار اندر ہیرے کو دیکھ کر بازاری بن گئی ہے اور ایک مرد اگر سنده میں

آج کل آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ حالات بد سے بدتر ہوتے چارہ ہے ہیں۔ اور علماء کرام کبھی بھی برسر اقتدار نہیں آتے۔ یہ شے کبھی ایک حکومت آتی ہے۔ اس بیان (اکیم الکمالی کے کتنے پر) کو نہیں ہیں۔ اور نئی حکومت وجود میں آتی ہے اور اپنے ساتھ ہی ہے جیاں اور دین سے قلبی تعلق ساتھ لاتی ہے۔ اور وہ چلی جاتی ہے اور دوسری رہی سکی کسر پوری کرنے کے لئے آجاتی ہے۔ جو امر کہہ کو مغلک کشا سمجھ کر عوام کے خون سے ہوئی کھیاتی ہے اور اس ہوئی میں ان کی عزت سے لے کر دین سک کلی چیز نہیں پھینتی۔ اور عوام پھر اقتدار کے بھوکوں کے ہاتھوں میں کھلونا بین جاتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ہمارے علماء کرام برسر اقتدار کیوں نہیں آتے؟ کیا خلق نے راشدین کے نسلے میں دوست ہم کی کوئی چیز نہیں۔ یا اس زمانے کے نیک لوگ مشورہ کر کے کسی بھرمن ایجاد اور شریعت اور طریقت پر کار بند آدمی کو حکومت کے لئے پہنڈ کرتے تھے۔ عام طور پر کسی بھی معاشرے میں نیک لوگ کم اور بد کروار لوگ زیادہ ہوتے ہیں۔ جو لوگ نیک ہوتے ہیں ان کا تعلق بھی نیک لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ پاکستان اور وہ مسلم ممالک جن میں جموروت ہے۔ غریب کبھی بھی فلاح نہیں پاسکا۔ اور اپنے بچوں کو سوائے اللہ اور غربت کے اور کچھ بھی نہیں دے سکا۔ اور کب علماء کرام حکومت قائم کر سکتے ہیں۔

برے لوگ برے لوگوں کو پہنڈ کریں گے اور نیک لوگ نیک لوگوں کو دوست دیں گے علماء کرام

بیو شفقت قریشی سام

حضرت مسیح علیہ السلام کی مجرمانہ ولادت

کام کرنے کا مجرم ظاہر کرتا ہے کہ ابتداء ہی میں وہ غیر معمولی حیثیت کے مالک تھے تو اس نے ان کے چاری کرداریں اور خلک درخوش پر ان کے استعمال پیغام حق کو بلاچوں و چہار قبول کر لیا ہی چاہئے قائم کے لئے طرح طرح کے پہلے نگدیے۔ بی بی مریمؑ وہ اپنے اور الکار کیا۔

مسکی عقیدے کے مطابق اس وقت کے حکمران ہائے کے پادجوں کہ پچھے کی پیدائش ایک مبلغہ نہ بشری حیثیت سے سخت پریشان تھیں کہ لوگوں کے سامنے پنج کوئے کر کیے جاؤ گی اور اسکے اختصار ہونے والا ہے جو تمہی حکومت کے زوال کا سبب پہ کیا ہوا و دے کر ان کو مطمئن کر دیں گی۔ فرشتے نے ان کو سمجھایا کہ آپ کام نہ کریں چپ کارروزہ کا اعلان کر کے تمام لوگوں کو بیت المقدس آگر اپنے ہم رجڑو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت مریمؑ اپنے مذکورہ سف کے ساتھ ہم لکھوائے کے لئے پردہ خلم نو مولود پنج سے پوچھ لو کہ تمہارا ہاپ کون ہے۔ ایسا کرنے پر لوگ اور بھی سچ پا ہو گئے کہ بھلانو مولود پنج گوارہ سے کام کیے کر سکتا ہے بی بی مریمؑ کے غاذیانی و قادر کا حوالہ دے کر جب ان کو ہن طعن کی اور آنحضرت کے بعد ان کا خفتہ کیا گیا۔ فارس سے گئی تو اللہ کے حکم سے مل کی گود سے پچھے نے اعلان کیا "اللی عبد اللہ" میں اللہ کا بندہ ہوں۔ ان کے دل کفر سے سیاہ ہو چکے تھے اس نے انہوں نے پھر بھی یقین نہ کیا اور الزام تراشیوں کا سلسہ جاری رکھا۔ اس موقع پر انہوں نے یہ نہیں کہا تاکہ میں خود اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا ہوں یا میرا کوئی روحلی پاپ ہے۔ اس طرح کا کوئی ثبوت میسائی کتب میں بھی نہیں لکھ۔ سچی علیہ السلام نے ایک طرف اپنی مل کی پاک داشتی ثابت کر دی اور دوسری طرف یہ اعلان حق بھی کر دیا کہ جس نبی کی آمد کا نبی اسرائیل کی اہمیت سچ علیہ السلام کو مہرات عطا فرمائے۔ یہ اس العلاج کتب میں ذکر چلا آرہا ہے وہ بھی میں ہی ہوں۔ یہ دوں ہوں نے بجائے حضرت مسیحؑ کی سچائی اور نبوت اللہ کہہ کر دوبارہ روح پھونک دنا ایسے مجزات تھے جن سے آپ کا نیا نیا تنوی ثابت ہو گیا۔ انہوں نے مجزات کو جادو قرار دے دیا اور عوت حق کو ملنے

25 دسمبر کو پوری دنیا کے میسائی حضرت مسیح علیہ السلام کا میلاد نماہت ہوش و خوش سے مناتے ہیں۔ آپؑ کو مسیح اس نے کہا جاتا ہے کہ آپ زمین میں پٹھے یعنی سیاحت کرنے والے تھے۔ سچ کمالانے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مسح یعنی ہاتھ پہنچ کر کسی جیڑ کا براثر دور کردا کرتے تھے۔ ہمارا زبان میں آپؑ کا ہم الشوع یا یموع قہد۔ حضرت مسکی علیہ السلام کے ہارے میں قرآن مجید میں تکریبی شواہد ملتے ہیں جن میں ان کی زندگی کا تذکرہ ہی نہیں بلکہ بنیادی مہادث بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ حضرت مسکیؓ میں مریمؑ کی مبلغاتی بخش قومی اسرائیل کی اصلاح کے لئے قبیل جوہلات پرستی میں انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ حضرت مریمؑ ایک پاک دامن، نیک اور کمزور ایک خاتون تھیں جن کو ان کی والدہ نے اللہ کی نذر کر رکھا تھا۔ وہ عہدات گاہ کے ایک جرے میں دن بھر عہدات میں مشغول رہتیں اور رات اپنی خالد کے ہاں بس رکتی تھیں۔ ایک دن اپنے قریب ایک اہمی شخص کو اچاک پاکر بے حد خوف زدہ ہو گئیں اور اس سے اللہ کی پناہ مانگی۔ نوجوان نے بتایا کہ ڈارے کی ضرورت نہیں میں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا فرشتہ ہوں اور آپؑ کو ایک پاکیزہ، مبارک و مسود بیٹی کی ولادت کی خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں۔ آپؑ کا بیٹا دنیا والوں کے لئے ایک بڑی رحمت کا سبب بنے گا۔ چونکہ اہمی ان کی شادی نہیں ہوئی تھی اس نے بیٹی کی ولادت کی خرسن کر اور بھی زیادہ گھبرا گئیں۔

بیت المقدس سے تقریباً آنحضرتؑ میں باہر ایک دویان مقام پر حضرت مسکیؓ کی ولادت ہوئی۔ اللہ

سے اکابر زیادہ حلاعہ سے دین سے بجائے صرف موسیٰؑ کے دین کی تحریک ان کا مشن تھا۔ حضرت سعیؓ کی تعلیمات کا محور بھی توحید رہا۔ رسالتِ عقیدہ کی درستگی اور امداد مصالح پر تھا۔ جو اسلامی تعلیمات سے بے حد ہم آہنگ ہیں۔ سورا کا گوشت، کسی عورت کو نظر بندے دیکھنا، عوتیں اور مردوں کا اختلاط اور شراب کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر نبی پاک ﷺ تک تمام انبیاء و رسولؐ کی تعلیمات میں یکسانیت پائی جاتی ہے جن میں حضرت سعیؓ کی تعلیمات بھی شامل ہیں۔ لیکن بعد کے ادوار میں ان کی اصل تعلیمات کو پہنچنے والے کارپنڈ کی بہت سی تعلیمات کو شامل کر لیا گیا ہے۔

پہنچائیں۔ اور ہر بے پرواہ عورت ایک بے فیرت شوہر کی بیوی ہے فیرت بھائی کی بیوی ہے فیرت بہ کی بیٹی بھتی ہے۔ اور تمام لوگ اس فیر اسلامی حکومت کے خلاف اٹھ جائیں اور اسے مجبور کریں کہ جو بے جیالیٰ ہے فیرتی اور عورتوں کی بے عزمی اور قادرانیت کی تبلیغ (وُش النیّا کے ذریعے) پھیلائی جائی ہے۔ اس کو ہدایت کرے، علماء کرام منبر و محراب میں یہ آواز الخاکیں۔ طلبہ و طالبات اپنے مدارس سکول و کالجز میں اس آواز پر بیکیں کیسیں اور حکومت کو یہ جائیں کہ یہ ملک اسلام کے ہام پر شامل کیا گیا ہے اور سہل پر وہی ہو گا جو اللہ کا قرآن کہتا ہے۔ اور ہم محتلین کی سخت کرتی ہے۔ سہل پر کوئی قانون، مادر پر آزلو جسمورت، نہیں چل سکتی اللہ تعالیٰ میں بھکی تو فتن عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت برائے

صوفی عنایت اللہ سخانی

گذاپ (عنایتہ ختم نبوت) صوفی عنایت اللہ سخانی مخالف چاہد آؤتی تھے۔ تحفظ ختم نبوت ان کا مش اوپرین تھا۔ آپ ۱۲ سال مسلسل هفت روزہ ختم نبوت کے مستقل قاری رہے۔ حرکت الانصار کے ترجیح مرکز میں ٹینگ کے لئے جانے کا ارادہ کئے ہوئے تھے لیکن آپ کی تنبا پوری نہ ہو سکی اور اجل کی آواز پر بیک کئے ہوئے خالق حقیقی سے جاتے۔

اَللّٰهُ وَالاَّلُ رَاجِعٌ

بیانہ: اہدا معاشر

میں سکتی۔ اسی طرح ہر عورت اور مرد کے ملجمہ ملجمہ و ائمہ کارپنڈ۔

جس طرح اگر کوئی سیارہ اپنے محور (دائرہ) سے کٹ جائے تو وہ جاہا جاتا ہے۔ اسی طرح عورت اور مردوں کے گھر سے ہاہر کام کرنے سے ان کا معاشری اور معاشرتی نظام بتر ہونے کے بجائے بدتر ہو جاتا ہے۔ اور مسئلہ کبھی کبھی طلاق تک جا پہنچتا ہے۔ خواجہ محمد اسلام کی کتاب (حسن پرستوں کے انعام کا منتظر) سے ایک اقتباس پیش نہیں کیا ہے:

بادر کجئے

طبیلی کی تھاپ پر بابے کی آواز پر
سرگلی کی کیس کیس پر گھنگھروں کی جھنگار پر
رہنیوں کے گانے کی آواز پر
جوہنے والی ماں کے ہلن سے

خالد بن ولید^{رض} محمد بن قاسم^{رض} طارق بن زیاد پر انہیں
ہوتے ۔۔۔ بلکہ بدکار، خطاکار اور اواکار پیدا
ہوتے ہیں۔

میری ہفت روزہ ختم نبوت (جو تمام مسالک کا مختصر اسٹچ ہے) کی وساحت سے تمام علماء کرام، طلباء، طالبات اور پاکستان کے تقریباً ۳۰ کروڑ عوام اور تمام عالم اسلام سے گزارش ہے کہ یہ وقت خاموش بیٹھنے کا نہیں۔ اور معلوم نہیں کہ کب قیامت آجائے۔ ہر روز قیامت کی نشایاں دیکھنے کو ملتی ہیں کہ وہ جہاں تک اپنی آواز پہنچائیں

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہودیوں نے حضرت سعیؓ کی پھر ان کا مشن تھا۔ حضرت سعیؓ کی تعلیمات سے لے کر تخدیج دار پہنچانے تک کوئی کسر نہیں اٹھا کری۔ ایذا رسالی، بخلانا، مجرمات کو جاودہ کرنا، تعلیمات سے الکار کر کے آخر کار حکومت کا باہمی تواریخ سے کر سولی تک پہنچایا۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہودی نہ ان کو قتل کر کے اور نہ صلیب دینے میں کامیاب ہو سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ اٹھایا۔ بلکہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کو قتل کیا گیا یعنی ملیب پر نکایا گیا اور بعد میں وہ زندہ ہو گے۔ ہاؤندو عقیدے میں اختلاف کے اس ساری کارروائی کے ذمہ دار یہودی ہی تھے۔ ہر قوم یا امت کا اپنے اسلاف اور انجیاء سے محبت رکھنے والے شان میں گستاخی کرنے والوں کو پرا سمجھنا ان کا جزو ایمان ہوتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہاؤس رسالت پر کئی مسلمانوں نے اپنی جانیں پھینک لئیں جن میں عازی علم الدین شید قائل ذکر ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہی نظریہ آج کے سیکھوں کا یہودیوں کے بارے میں بھی ہوئा ہا ہے لیکن باوجود ان تمام گستاخیوں اور زیادتیوں کے ہوانوں نے حضرت مریم اور ان کے فرزند حضرت سعیؓ پر دوار کھیں ان کے یہود کاروں نے ان تمام کو

ھمہ

نفیس، ہخواصیوت اور خوشمنادی رائے اپنی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

آج کے دور میں ہرگھر کی ضرورت

بینی کے برتن



استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیر پا

داوا بھائی سرامک انڈسٹریز (پرائیوٹ) لمیٹڈ

۲۵۷۷۷۵۳ — فون نمبر ۲۵۷۷۷۵۴

مولانا انور امام عادل قاضی

مسلمانوں کے زوال کے اسباب

اور ہلاکو خان کی قیادت میں تآمدوں کے مسلسل اور خطرناک حملوں نے مسلمانوں کے ہوش و حواسِ گم کر دیے اور وہ اپنے بیماری مسائل کو بھی سوچنے کے قاتل نہ رہے۔ دوسری طرف صلبی بیگلوں نے مسلمانوں کو عرصہ تک پریشان رکھ لئے تیری جاپ بست سے ہزاریاں ایکشافتات نے مغرب کو عربوں سے آگے بڑھ جانے پر آمدہ کیا۔

اور نظم آخر تک پہنچ گیا، جس قوم نے طب، عربوں کی تعلق پر چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ بعیدات، ہزاری، تلکیات، ریاضیات، الجبرا اور بعیدات میں سے کسی کو اپنی طبع آزمائی سے آزاد نہ چھوڑا تھا، چودھویں صدی تک آہستہ آہستہ سب چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ بعیدات، جن کی ترقی سے یورپ ممالک پہنچتے ہیں کہ دیکھیں اور سرخ لگائیں کہ وہ اسہابِ علی کیا ہیں؟ جن کی ہاپ مسلم قوم کو ہر میدان میں نیز بہت کامیابیاں مل رہی ہیں اور وہ کیسے زینے ہیں؟ جن پر چڑھ کر اسلامی ممالک ترقی کے آہمن سے باقی کر رہے ہیں۔

ایک وقت وہ تھا جب مسلمانوں کی ایجادات و اخراجات نے یورپ کی آنکھیں چکاپوند کر دی تھیں۔ مسلمانوں کے علم و فتوح نے ساری دنیا سے اپنا سکم منوالیا تھا، لوگ دور دراز کا مشترک کے اسلامی ایجادات کے نتیجے میں اور سرخ لگائیں کہ وہ اسہابِ علی کیا ہیں؟ جن کی ہاپ مسلم قوم کو ہر میدان میں نیز بہت کامیابیاں مل رہی ہیں اور وہ کیسے زینے ہیں؟ جن پر چڑھ کر اسلامی ممالک ترقی کے آہمن سے باقی کر رہے ہیں۔

..... اور داخلی اسہاب یہ تھے کہ انگریزوں کی دوسری کاریوں اور سازشوں سے مسلمانوں میں فرقہ دیناں پیدا ہوئیں۔ مغرب کے تمام وسائل مسلمانوں کی اندر ہلی طاقتیوں کو کھو کھلا کر نے میں لگے ہوئے تھے۔ اور مسلمانوں میں فکری، نمایاں اور سیاسی انتشار پیدا کرنے کی اچھت کوششیں اور ریاستیں۔ مگر مسلمانوں کا انتہبی میں اس قدر غافل اور یورپیوں کی تھا کہ اس کو ان اندر ہلی سازشوں کا کوئی علم ہی نہ تھا، یا علم رکھتے ہوئے بھی اپنے غیر کا سورا کر پکا تھا۔ آخر مسلمان نمایاں لٹاظ سے بھی سیکروں فرقوں میں بہت گئے۔ اور سیاسی اختبار سے بھی دو انتشار کا فیکار ہو گئے جس کے نتیجے میں سلطنت عباسیہ کمزور ہو گئی۔ عالم اسلام مکروہ میں پہنچ گئی۔

امت کے قائد جن کی محنتیں سیاسی اور فکری اتحاد پیدا کرنے میں صرف ہوئی چاہئے تھیں۔ وہ مکنی اور گردی مسائل کو حل کرنے میں بھی ہوئی تھیں۔ دوسری اور بوجہ و فرات کے کناروں پر جب صفتی یقینوں کو نکلنے کی ضرورت تھی تو اس وقت دہلی سنگھر اور

علام ابن خلدون چودھویں صدی یوسوی ہی کے احسان پیدا کر دیا۔

اور دوسرے مسلم ممالک کا راستہ دکھلایا۔ یہاں تک کہ ایک وہ وقت بھی آیا کہ عرب کی روشنی نے انجامی مسائل اور علم و فتوح کے ارتقاء اور بحث کرنے کے بعد آخر میں مسلمانوں کا مشترک احسان بعیدات کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

بیدان مسائل الطبعیات لمن نکن موضع
ابنعام نافی شیوفون دینناول لندک کان علینا
ان نذر کھا جائیا۔ (مقدمہ ابن خلدون)

”مگر یہ کہ بعیدات کے مسائل کا تعلق ہمارے دینی امور سے نہیں ہے اس لئے ہمیں ان کو چھوڑ رہا ہی ہے۔“

زوال کا آغاز

پھر کیا اور؟ ہوا یہ کہ وہ آلتا بیویت کے لئے مغرب اسی میں قید ہو کر رہ گیا، ہمارا آلتا بھروسہ کو روشنی دینے گیا تھا مغرب لے اپنی تدبیروں سے اس کو اپنے پاس ہی رک လیا۔ آج روشنی اس کے پاس بھیں رہی ہے، اور ہم دور دراز سے پھین پھین کر آئے والی شعاعوں کی مدد سے مستقبل کی تاریک را ہوں گا۔

فکری انجام طلاق کے اسباب

۱۔ خارجی اسباب

۲۔ داخلی اسباب

..... خارجی اسباب
..... خارجی اسباب
..... خارجی اسباب

ہمارے ہیں صدی یوسوی سے جو مسلمانوں کے علم و فن کا زوال شروع ہوا، وہ چودھویں صدی کے وسط کو نکلنے کی ضرورت تھی تو اس وقت دہلی سنگھر اور

اسلامی اور اروں، اور حکومتوں کو اپنے ہو وسائل کی جاتی ہے۔ ضمیر کی آواز کو دہانے کی کوشش کی تجویدی اور اخترائی علوم پر خرچ کرنا چاہئے تھے۔ اور جاتی ہے۔ کوئی شخص ان کے نزدیک آزادی کے جن کی بدولت علم و فن کے نئے زوایے پیدا کئے ساتھ اپنے خیالات ظاہر نہیں کر سکتا، علی مراکز اور تحقیقی اور اروں کے ساتھ پے الفاظ بر قی جاتی ہے تو آج عام راجح الوقت علوم و انتکار کی ترویج و اشاعت پر خرچ ہو رہے ہیں جس کے نتیجے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان خود اپنی عی کے میں مسلمانوں کی اخترائی گلزار ایجاد ای ملاحیت ہاتھوں اپنے ہی باول میں گھٹتے اور لئے جا رہے ہیں۔

آہ۔

اس گھر کو ٹال گک گھر کے چڑھ سے ۵..... اصول تعلیم و تربیت میں مغرب کا پابند ہو جائے۔ مسلمان اپنی زین نسلوں کو انگریزی جامعات اور اروں میں داخل کر کے اپنی کے نجی پر تعلیم دلاتے ہیں۔ اس کے بغیر ان کے نزدیک تعلیم کامل نہیں ہوتی اور نہ ان کی دینی تربیت ہو پاتی ہے۔ حرمت تو یہ ہے کہ خود مسلمان جو کافی اور یونیورسٹیاں قائم کرتے ہیں ان کا نسب تعلیم بھی مغرب سے ہی مستعار ہوتا ہے جس کی بات پر مسلمانوں کے اندر استقلال ذاتیت اور اخترائی ملاحیت فنا ہوتی جا رہی ہے۔

آپس میں اتحاد کے ساتھ نہ رہیں۔ ایک ملک دوسرے ملک کے ساتھ ایک قبلہ دوسرے قبیلے کے ساتھ ایک خاندان دوسرے خاندان کے ساتھ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے ساتھ یہاں تک کہ ہر فرد دوسرے فرد کے ساتھ پر بر جگ رہے۔ اور ان کی طائفیں آپس میں گمراہ فنا ہوتی رہیں۔ کیونکہ الٰ مطہر خوب چانتے ہیں کہ جس دن مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو جائے گا وہ دن ان کے لئے منہوس ترین دن ہو گا اور تاریخ صلاح الدین ایوبی کا عمدہ دہرانے لگے گی۔ اس لئے وہ مخالف عنوانات سے آپس میں جیگیں کرتے ہیں ہر ایک کو اپنے تعلدن کا یقین دلاتے ہیں جنکے اختیار فراہم کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو ساتھ ہاطل کی گردن پر پڑنا چاہئے تو

مشاعرہ کی محفلیں گرم حصیں۔ مثلاً۔ اہن مریم مرگیا یا زندہ جلوید ہے؟ ہیں صفات ذات حق، حق سے جدا یا عین ذات آئے والے سے سُکھ ناصری مقصود ہے یا مجدد جس میں ہوں فرزند مریم کے صفات اس کلام اللہ کے الفاظ حادث یا قدم امت مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات یہ صورت حال مسلمانوں میں مدتوں بالی رہی۔

ترکی میں خلافت ٹھانیہ، ایران میں خلافت صفیہ اور ہندوستان میں مغل ہادشاہوں کی تاریخ اٹ کر دیکھئے کہ مسلمان ٹکری اور علمی لحاظ سے کس قدر محدود اور منتظر نظر آتے ہیں۔

آخر کار مسلمانوں کی ٹکری ملاحیتوں نے دم توڑ دیا اور مسلم قوم پوری کی پوری یورپ کی غلام بن کر رہ گئی اور شیطان کا وہ کھلی پورا ہو گیا جو اس نے ان میانچ کو پیدا کرنے کے لئے شروع کیا تھا۔

تم اسے بیگانہ رکھو عام کروار سے تبلط زندگی میں اس کے سب سب ہوں مات خیر اس میں ہے قیامت تک رہے مومن غلام چھوڑو کر اوروں کی خاطر یہ جہاں ہے ثابت آج ہم اگر صرف ہندوستان کا نہیں۔ بلکہ پورے عالم اسلام کا جائزہ لیں تو مسلمانوں کا بیواری روگ، ٹکری انجھڑا اور قوت علیہ کا زوال نظر آئے گا۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کے حقیقی اسہاب سے تو خدا ہی والف ہے۔ لیکن ظاہری طور پر اس کے چند اسہاب و عوامل نظر آتے ہیں۔

موجودہ زوال کے چند عوامل۔۔۔ قرآن پاک اور اس کی تعلیمات سے دوری۔

قرآن نے مسلمانوں کے اندر جس حرکت علم و عمل کی بنیاد پر الٰ تھی وہ آج ان سے محفوظ ہے۔

۔۔۔ مسلمانوں کی اجتماعی مختونوں کا رخ تبدیل ہو جائنا۔

عبدالحالق گل محمد ایمنڈ سنر

گولڈ ایمنڈ سلور ہنس ایمنڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر ایٹ - ۹۱ - ھر افغان

میٹھا در کراچی فریٹ - ۲۵۵۴۳ -

کے جو ہری مقام ہی کو ان کی لگا سے او جمل اور دندہ اور نہ معلوم کیا کیا سمجھنے لگتے ہیں۔ آج اسی کا

نتیجہ ہے کہ وہ پچھے محسوس اور ہمدردوں کی خدمات مرکزی صلاحیت ہی کو نکلا کر رہا ہے جس سے لازماً وہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے جو آج ہمارے سامنے ہے۔

روشن اس فہر سے اگر خلقت کروار نہ ہو خود مسلمی سے ہے پوشیدہ مسلمی کا مقام شیطان کا منسوبہ۔

ہر قس ذرتا ہوں اس است کی بیداری سے میں ہے حقیقت جس کے دین کی انصاب کائنات مختصر طور پر یہ وہ چند اسہاب ہیں جن کی ہاتھ مسلمان روز افروں زوال کے ٹکار ہیں۔ اگر ان اس طرف متوجہ نہ ہوئے تو کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس قوم کا مستقبل کیا ہو گا؟! تقدیر پر ایمان اپنی جگہ گر کوئی بھی انقلاب اپنائے عدم کی گود سے برآمد نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے لئے علم و فن اور حرکت و عمل کی

ضرورت ہوتی ہے، ظاہری طور پر مسلمان اس وقت حکم خود کفیل اور باعزت نہیں بن سکتے جب تک کہ وہ خود علم و حکم کے تمام شعبوں پر حلی نہ ہو جائیں، غیروں کی غلائی چھوڑ کر خود حکمرانہ بننا چاہیں اور راحت پسندی اور قابل کارستہ ترک کر کے محنت و جناشی کی رہا اقتدار نہ کریں کیونکہ فدا نے آج تک اس قوم کی مالت نہیں بدی شہ ہو جس کو خیال آپ اپنی مالت کے ہلنے کا (دیکھو، ہاتھ میں "دارالعلوم" ویب سایت)

اور جس تکوار سے دشمن کی شد رگ کاٹی چاہئے ان ہی کی لاشیں تراپے میں مصروف ہیں اور اس پر سے محروم اور غیروں کی سازشوں اور گندی پالیسوں کے ٹکار ہیں۔

اور جس تکھ کو امیدیں خدا سے نو میدی سے ملے۔ فیا اسلام۔

ہتوں سے تھوڑے کے نتیجے ہے تا تو سی اور کافری کیا ہے اسے مسلمانوں کی لگا سے خود ان کا اپنا مقام اسٹپ پر تمہی آکے مجہ وقت پڑا ہے ۶۔۸۔ اس طبقہ جگہ اور دوسری مصنوعات کے لحاظ سے مسلمانوں کا خود کفیل نہ ہوتا۔

مسلمان استعمال کی چیزوں اور جگہ کے اختیاروں کے باب میں بالکل یورپ کے محتاج ہیں جبکہ اسلامی ممالک میں تمام خوازموں وہیں اور انہی خواز سے یورپ اپنے یہاں اختیار اور اسہاب تیار کر رہا ہے۔ مگر مسلمان ان سے خود کوئی فائدہ نہیں اختیار ہو دیتے یہ اختیاروں اور مصنوعات کو خریدنے میں صرف کرتے ہیں اتنی مقدار میں وہ بھرپور افراد اور ابھی صفتی تیکڑاں تیار کر سکتے ہیں جن میں دنیا کی ہر طرح کی چیزوں اور ہر تم کے معیاری اس طبقہ جگہ تیار ہو سکتے ہیں مگر مسلمان محنت کرنا نہیں چاہتے وہ رادت پسند ہو گئے ہیں جس کا نتیجہ ہے کہ "دوسروں کے دست گرجن کر رہے گئے ہیں۔

تم سب سے بہتر امت ہو جس کو لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہے اسکے تم تینیں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو اگر مسلمان اپنے اس منصب سے واقف ہوتے اور قرآن کی اس آواز کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت ہوتی ہو سکتے ہیں مگر مسلمان محنت کرنا نہیں چاہتے وہ رادت پسند ہو گئے ہیں جس کا نتیجہ ہے کہ "دوسرے عالم کے خود ٹکار ہوتے گر شیطان نے ان

آج یہ مسلمانوں کی بڑی دردناک تاریخ ہی ہوئی ہے۔ یہ مسلمان اپنے اور غیروں کے درمیان تیز کرنے کا شعور نہیں رکھتے وہ غیروں کو اپنا اور اپنے کو غیر سمجھ لیتے ہیں۔ جو ان کے ارتقاء اور استقلال کی کوشش کرتے ہیں ان کو یہ اپنا باقی تصور کرتے ہیں اور جو ان کو ہر طرح سے مغل کر کے اپنا لامبا ہائے رکھنا چاہتے ہیں ان کو یہ اپنا ہمدرد، بھی خواہ نجات

دین کی باتوں کو اٹ ریا جائے گا

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ دین کی سب سے پہلی چیز جو بر قن کی طرح المثلی جائے گی وہ شراب ہے، عرض کیا گیا یا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو صاف ساف بیان فرمادیا ہے، فرمایا کوئی اور ہم رکھ کر اسے طال کر لیں گے۔"

اس کو تو خاص ہمارے مردی کھلوں اور وہ حرام ہے
ہماری عورتوں پر اور جو پچھے مردہ ہو تو اس کے کھانے
میں سب برایہں۔”
(ترجمہ شیخ اللہ)

واللہ ایک عیب تصور کیا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے
لڑکوں کا پیدا نہ ہوتا ہی بہتر سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کرم
اس جاتی زندگی کو نہایت بلیغ انداز میں بیان کرتا
ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَإِذَا بَشَّرَهُمْ بِالآنْتِي فَظَلَّ وَجْهَهُمْ مُسُودًا
وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارِي مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ
مَا يَبْشِّرُهُ إِيمَكْسَهُ عَلَى هُوْنَ اِمْدَدَهُ فِي
النَّرَابِ لَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ۔

(النُّحل۔ آیت ۵۸ تا ۵۹)

”اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی
جلوے تو سارے دن اس کا چہہ بے رونق رہے اور
وہ دل ہی دل میں گھنٹا رہے جس چیز کی اس کو خبر دی
گئی ہے اس کی عارسے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے۔
آیا اس کو ذلت پر لئے رہے یا اس کو مٹی میں گاؤ
وے۔ خوب سن لو ان کی یہ تجویز بہت ہی بڑی ہے۔
(ترجمہ: حضرت قاضی)

لڑکوں سے نفرت اس درجہ پر بھی تھی کہ باپ
نہایت سُک دل اور بے رحمی سے اس کو زمین میں
زندہ گاؤ رہتا تھا۔ قرآن کرم کہتا ہے

وَإِذَا الْمُؤْمِنُونَ قُتُلُوا مُهَاجِرِينَ
(النکویر۔ آیت ۴۸)

”اور جب زندہ گاؤ رہی لڑکی سے پوچھا جائے
گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی۔
(ترجمہ: حضرت قاضی)

فرزدق شاعر کے دوا مسعود بن ناجیہ نے اسلام
آئے تک تین سو لڑکوں کو زندہ درگور ہونے سے
بچایا تھا۔

(نفحۃ العرب ص ۳۲)

مولانا ابو جندل قاسمی

ہماری عورتوں پر اور جو پچھے مردہ ہو تو اس کے کھانے

میں سب برایہں۔”

دُورِ حِلْمٰ اُور دُورِ اسلام

عورتوں کے حقوق

عورت کی حیثیت

اس کی قسمت میں طعن و تفییج اور خاترات و ذلت
کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہودہ ہو کر شوہر کے رشتہ داروں
کے لئے بالکل خامدہ بن جاتی، اکثر یہو امیں اپنے
شوہروں کے ساتھ تھی ہو جاتی۔ سرالی رفتہ ذیل
بھیجے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ سرے اور سالے کے
الفاظ اسی جاتی تھیں کے تحت آج تک گالی کے طور
پر استعمال ہو رہے ہیں۔ بہت سی قوموں میں (اسی)
ذلت سے بچتے کے لئے ان کو قتل کرنے کا رواج
ہو چلا تھا۔ بودھ مت میں بھی عورت سے تعلق
رکھنے والے کے لئے نروان اور چمنکارے کی کوئی
صورت نہ تھی۔

عرب جاہلیت: اہل عرب میں بھی زمانہ جاہلیت میں
عورت کے ساتھ قلم و بد سلوکی کا عام رواج تھا۔ اس
کے حقوق پال کے جاتے۔ اس کامل مرد اپنی ملکیت
سمجھتا۔ ترک و میراث میں وہ کچھ حصہ نہ پاتا۔ شوہر
کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد اس کو اجازت نہ
تھی کہ وہ اپنی پسند سے دوسرا نکاح کر سکے۔ اللہ تعالیٰ
نے قرآن کرم میں اس کا معانی حکم نازل فرمایا
(سورہ بقرہ آیت ۲۳۲) ایسے ہی دوسرے سالماں اور
حیوانات کی طرح وہ بھی وراثت میں مختل ہوتی
رہتی۔ اس سے بھی اللہ نے منع فرمایا۔ (سورہ نساء
آیت ۱۹) کھانے میں بہت سی چیزیں مردوں کے لئے
خاص تھیں۔ اور عورتیں ان سے محروم تھیں۔
ارشاد باری ہے:

وَقَالُوا مَافِي بَطْوَنْهُمْ هَذِهِ الْأَنْعَامُ خَالِصَةٌ
لَذِكْرِنَا وَمَحْرُمٌ عَلَى إِزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ مِنْ
فَهْمٍ فَيُهُشَرُ كَاعِدًا (الأنعام۔ آیت ۱۳۹)

”او، کہتے ہیں کہ ایسا ماذہ کے سامنے

خدا نے اس کو رووح بھی بخشی ہے یا نہیں؟

ہندوستانی سلطان: ہندوستانی سلطان اور برہمنی زنانہ
تہذیب میں عورت کو کمزور اور بے وقار نیز تھیں۔
سمجھا گیا۔ شوہر مر جاتا تو عورت گویا جیتے ہی مر جاتی اور
زندہ درگور ہو جاتی۔ وہ بکھر، دوسرا اشادہ نہ کر سکتے۔

لے شوہر کی نگاہ میں محبوب بننے کے طریقے عورتوں کی برقی عالمیں اوناں کا غالباً 'سرال میں رہنے کے طریقے' یہوی کے ذمہ شوہر کے حقوق دو لامان کو سمجھیں، کچھ ایسے گر جس سے میاں یہوی میں جھگڑا نہ ہو، شادی ہوتے ہی جو غانہ ہبادی میاں یہوی کی جگہ دوں، سارے بھوکے تازہ گھوں، نندوں کے گلے ٹھوں، دیور والی جیھنیل کی تھاچیوں کی بیماری پر ہوتی ہے جس سے صرف میاں یہوی اور ان دو کی بھی نہیں بلکہ پورے خاندان و قبیلہ کے زندگی تھنہ بن جاتی ہے، ان برہائیوں کی وجہ اور ان سے بچتے کے طریقوں اور ان جیسے دوسرے سائل کے حل پر اپنی نعمیت کی اہم کتاب ہے، ان پہلیات پر لمن عمل کرے تو ان شاء اللہ ہر گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے، اور دین و دنیا میں سرخروئی اور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف الدہیانی دامت برکاتہم لے زیر تہذیب کتاب کو مت پسند فرمایا اور اس میں مذکور اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان کر کے اس پر عمل ہبہ اہونے کے فوائد پر کات و کتاب کا تعارف کے درج ذیل الفاظ میں اختصار فرمایا:

"حق تعالیٰ شانہ نے مردوں عورت کا ہوا اہلیاً، آکہ دنوں حق تعالیٰ شانہ، کی رضا کے موافق زندگی گزارنے کے لئے ایک دوسرے کے بہترن معاون اور مددگار ہوں، اس کی برکت سے دنیا کی چند روکہ زندگی میں عالیت سے گزرے اور اس کی بدولت آخرت میں ہار گاہ اللہ کے سامنے سُرخ رو ہوں۔ اور جنت کی داعی راحت میسر آئے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ دنوں ایک دوسرے کے حقوق کو رضاۓ اللہ کے لئے ادا کرنے والے ہوں۔ اور پھر میاں یہوی کے درمیان ہوڑا اور الفت و محبت کا زیادہ مدعا یہوی کی خوش اخلاقی، تخلی مزاجی اور دانائی پر ہے، ایک سیرت یہوی کی برکت سے دنیا کا گھر جنت کا نمونہ بن جاتا ہے، اور یہوی کی بد مزاجی گھر کو جنم کہہ دیا جاتی ہے۔ جس میں نہ صرف وہ خود جلتی ہے۔ بلکہ شوہر اور دنوں خاندان بھی اس کی پہنچ میں آجائے ہیں۔"

میرے غریز دوست جناب مولانا محمد یوسف سلمہ اللہ تعالیٰ نے یہ رسالت ہدایت فرمایا ہے۔ آکہ شادی شدہ ہوئے اس سے روشنی حاصل کریں اور اپنے گھروں میں باہمی الفت و محبت اور راحت و سکون کی فضایاں اکر کے دنیا و آخرت کی سعادتوں سے ملا جائیں ہوں۔ اس ناکارہ نے جنت جنت اس کو دیکھا ہے، اسید ہے بالی مظاہریں بھی صحیح ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو امت کے لئے باغی بنائیں۔

رینا ہب لسان من ارجو حنا و فرینا فر راقعین واجعلنا للمنقین
امامہ۔ والحمد لله رب العالمین

نقارن کتب

تحفہ لمن

تألیف: مولانا محمد یوسف عبد الحمید

صفات: ۲۹۳

طباعت: پیغمبر اخزوں کتابت آفسٹ کی عمرہ طباعت۔ مجلد دیہ زینب نبات خوب صورت ہائل کور

تیسرا: درج نہیں

ناشر: زم زم پبلیشورسیڈ میشن نیوپاکستان چوک کراچی نمبر

غالق کائنات نے دنوں عالم کے حسن درافت کو "عورت" کے وجود سے وابستہ کر کے معاشرت کی بیماری قرار دے رہا ہے۔ اس کا رغدان عالم کو سرسی نظر سے دیکھنے تو صنعت و حرفت، محنت و تجارت بلکہ انسانی زندگی کی تکب دود کسی نہ کسی پسلوں سے عورت کی خدمت میں مصروف دکھائی دیتی ہے۔ ہر دو رہیں عورت کے معاشری کروار و حیثیت متعین کرنے میں افراد و تقریب سے کام لیا گیا۔ اسلام نے واضح طور پر عورت کے حقوق کا تھیں کر کے معاشرہ میں وہ مقام بلند عطا کیا کہ اس سے بستر کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ مل، بہن، بیٹی اور یہوی کی حیثیت سے عورت کا دائرہ کار مقرر کرو۔ اسلام کے مقررہ وائے کار میں رہ کر عورت گمراہ معاشرہ اور پورے عالم انسان کو امن و سکون کا گوارہ بنانے میں اہم کروار اوا کر سکتی ہے۔

دور جدید میں مغرب کی مادر پر آزادی بے راہ تنہیب نے عورت کو سر بازار لاکھڑا کیا۔ آزادی اور حقوق کے ہاتم پر نسوائیت کو سوائیوں کے قدریات میں دھیل دیا گیا۔ گھروں اور بازار و گلین گھوارے بن گئے۔ عورت کی حیثیت خوب صورت مکھلوٹے سے زیادہ رہ گئی۔ مغرب کی ظاہری چکانے میں مسلمان عورت کو بھی حاذر کیا۔ اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈالنے کے تجھیں میں مسلمانوں کے گھر جنت نظر رہ گئے اور آج بے راہ یہوی کی خلاف گھلوں سے پورا معاشرہ جنم کردہ دکھائی دیتا ہے۔

"لمن" بنے والی لڑکی، بہن اور بیٹی کے رشتہوں سے اکل کر رشتہ ازدواج میں نسلک ہو جاتی ہے۔ آکنہ اس کو مل کا مقام بلند بھی حاصل ہوتا ہے۔ زیر تہذیب کتاب میں تفصیل سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان عورت گمراہ کو کس طرح جنت کا نمونہ ہا سکتی ہے کہ معاشرہ اور آکنہ نسل اس کے ثرات سے بہرور ہو سکے۔

"اس کتاب میں رسول اکرم ﷺ کے زمانے کی چھ مشاہد یہوں کی شوہر کی اطاعت، شوہر کی بھی محبت، شوہر کی عزت، خدمت اور وقار اوری شوہر کو مسلمان بارہدار ہونے کی فلک، کے مبارک و احتفات یہوی کی صفات، یہوی کے

سرگرم ہیں۔ جن کا سدابہ کرنا اس وقت رہی جلتے اور عادتِ اسلیمین کا اہم فرض ہے۔ ان حالات کے پیش نظر آج یہاں ۹۶۔۱ کو مولانا شفیق الرحمن شلی کشیری کی صدارت میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مولانا میر جاوید الرحمن کشیری نے اپنے خطاب میں کماکر مرزا ای اسلام اور ملک کے خدا رہیں ان کا وجود ملکتِ خدا اور پاکستان کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ ان کی سرکوبی تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

اس کے علاوہ مولانا عبیب الرحمن کرناہی، مولانا محمود الحسن اشرف، مولانا عبد الغفور، مولانا قاری شیر افضل، مولانا قاری عبد المالک، مولانا ظفیل الرحمن، قاری بر حکیم الدین فاروقی اور حاجۃ اللہ عارفون الرشید نے حکومت آزاد کشمیر سے بھرپور مطالبہ کیا کہ وہ قابویں کی شرائیگزیوں کا حقیقت سے نوٹس لے اور انہیں ان کی غیر قانونی حرکتوں پر سخت سے سخت سزا دے۔

آخر میں اس بات کا عزم کیا گیا کہ مرزا یست کا ہر جگہ تعاقب چاری رہے گا مولانا محمود الحسن اشرف کی دعا پر اجلاسِ احتجام پذیر ہوا۔

پر قابلِ اسلام دشمن قوتوں نے اب براہ راست آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کو نشانہ بنا شروع کر دیا ہے۔ کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہمارے میں اخلاق باشندہ تائیں تخفیت کی جاتی ہیں اور کبھی آنحضرت ﷺ کی ایسی عورتوں کے محترم میں تصورِ شائع کی جاتی ہے جنہیں فرشت ظاہر کیا گیا ہے۔ ترجمان نے کماکر بی بی کو فوری طور پر پورے عالم کے مسلمانوں سے اس ظالیط جرم پر معافی مانگنی چاہئے اور اپنے اوارے میں موجود ایسے افراد کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے جو مسلمانوں اور میسانیوں کو ہاتھ لڑا کر قابویں اور یہودیوں کی سازشوں کی سمجھیں میں مصروف ہیں۔

مرزا یوسیوں کی سرگرمیوں پر کھنی نگاہ

رکھی جائے

منظفر آباد (مانندہ ختم نبوت)

سرکاری مکھموں میں قابوی افسروں نے مسلم دشمنی کی لوت پھار کی ہے۔ مظفر آباد ہو کہ آزاد جہوں کشیر کا وارث حکومت ہے یہاں مرزا ای قابوی بڑی تعداد میں رہتے ہیں تبلیغ سرگرمیوں میں

اخبار ختم نبوت

بی بی سی نے آنحضرت ﷺ کی خیالی تصویر چاہپ کر بدترین اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا احتجاج منان (پ۔ ر) آنحضرت ﷺ کی شخصت کو سمح کرنے کی ہر کوشش ناکام بیوی جائے گی۔ بی بی سی لندن میں اوارے قابویں اور یہودیوں کے ایمان پر ایک گھاؤنی حرکیت کر رہے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی ذات پاک کو اپنی نارت کا نشانہ بنا کر بی بی سی لندن نے اپنے قیام کے حق مقصود کو پورا کر دیا ہے۔

عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ترجمان نے اپنے جاری کردہ ایک بیان میں بی بی سی لندن کے رسائل "لندن کالنگ" کے جنوری ۱۹۹۶ کے شمارے کے سورق پر تسویہ کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی مدد فرشتوں کے تصویر چھپائی گئی ہے اور اس سورق کے ذریعے والقہ معراج کا تاثر پیدا کرنے کی کوشش ہی تھی ہے۔ ترجمان نے کماکر عالم اسلام کی امن پسندی کا ناجائز قائدہ انحصار کردار ایصالع

سے جنباں کارپٹ

**زینت کارپٹ • موں لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
لوفائیڈ کارپٹ • ویس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ**

PH: 6646888 - 6647655

FAX: 092-21-521503

مساجد کیلئے خاص رعایت

۳۔ این آرائیں سیو ٹریجی پورٹ آف بلک بھی برکات ہیدری نارتخانہ نظم آباد فون:



But you, shame-proof, have surpassed all!

COMMENTS

This was an echo to Mirza's own acknowledgment: "Most accursed of all the accursed, evil doers and Satans." Really he was so, otherwise how Allah would have failed him before a 'Kafir Christian'?

(15)

Mirza wrote in *Shahdat-ul-Quran* : (p-80).

"In addition to this, there are similar other magnificent tokens of this humble self on the test list: There is my prediction in respect of Munshi Abdulla Atham Sahib Amritsari, the term of which is fifteen months beginning from 5th June, (1893). My other prediction is in respect of the son-in-law of Mirza Ahmad Baig, resident of Patti, District Lahore, term of which has eleven months more from today the 21st September, 1893. All these matters which are totally beyond human power are sufficient to identify the true from the liar."

COMMENTS

This is exactly the modus-operandi in which a liar is distinguishable from a truthful person, that is, if these predictions are fulfilled as per duration of their terms then the teller of the predictions will be considered truthful. As the predictions failed, therefore Mirza is identified as a proven liar. No other argument is necessary to prove Mirza's lies.

(16)

Mirza announced:

"In the end, I beseech You, O God! Almighty All-Knowing, if these predictions are not from You that Atham will be caught in fatal tortures and Ahmad Baig's elder daughter coming ultimately into Nikah of this humble self then destroy me with disgrace and disappointment. Efface me, perish me with insults, make me permanent target of accursed imprecations, please my enemies, accept their prayers if, in Your estimate, I am a driven outcast, accursed charlatan and one-eyed anti-Christ impostor ('Dajjal') as my opponents have understood me, and if that Benevolence of Yours is not with me which was with....." (so and so saints and prophets: here Mirza has named many saints and prophets).

(*Ishtihar dated Oct. 27, 1894, reproduced from Majmu'a Ishtiharat p-116, Vol. 2.*)

Despite these heart-rending entreaties and self-accusements, Allah did keep Mirza deprived of Nikah with Muhammadi Begum until he breathed his last. From this it appears that Mirza, according to his own statements, was 'a driven outcast, accursed charlatan and one-eyed anti-Christ impostor ('Dajjal') as his opponents have understood him'.

Alas! As a result of this self-cursing he perished in disgrace and disappointment, became a permanent target of accursed imprecations, his enemies became happy and their prayers were accepted by Allah.

(17)

Mirza in his communication to Maulana Sanaullah Amritsari wrote:

"In your paper, you build up this reputation for me that this person imputes falsely, is a liar and is one-eyed anti-Christ impostor ('Dajjal'). I have borne a lot

of tortures from you but endured them patiently..... if I am really a liar, an impostor and a charlatan, as you remember me in your paper then I will perish in your lifetime."

(Advertisement, *Moulvi Sanaullah Saheb se Aakhri Faisla*, Ref. *Majmu'a-e-Ishtiharat*, Vol. 3, p. 578.)

COMMENTS

Mirza died on 26th May, 1908, in the lifetime of Maulana. Mirza's words are proved: "If I am really a liar, an impostor and a charlatan, as you remember me in your paper then I will perish in your lifetime." Mirza was a 'truthful' liar, therefore died earlier.

(18)

In the same advertisement addressed to Maulana Sanaullah Amritsari, Mirza wrote:

"If that punishment which is not in the hands of a human being but only in God's Hands, such as plague, cholera, etc., and similar fatal diseases and if the same do not descend upon you in my lifetime then I am not God-sent."

COMMENTS

Allah, the Exalted, kept Maulana safe from every affliction in Mirza's lifetime and fulfilled this proposal of Mirza: "Then I am not God-sent."

Continued

die during Mirza's lifetime. Thus Mirza had said correctly: "If I am a liar then this prediction will not be fulfilled, and my death will come."

(13)

Mirza, in support of his 'heavenly' Nikah, had reasoned out from a Prophetic Hadith, (as written by him in 'Anjam-e-Atham,' p-53 Annex):

"For corroboration of this prediction, the holy Prophet of Allah ﷺ has also previously predicted: the promised Masih will take a wife and have children. Now it is obvious that this mention of marriage and children normally bears no significance because every one generally marries and has children. There is no excellence in it. But here marriage means special marriage as a token and by children is meant special children for which the prediction of this humble self is there. It looks as if the Prophet of Allah ﷺ is answering here the doubts of those black-hearted unbelievers that these sayings will certainly be fulfilled".

COMMENTS

Allah, the Exalted, kept Mirza deprived of that 'special marriage' and from those 'special children', proving that Mirza's claim of 'Promised Mashihip' was false and that the prophetic prediction did not fit upon him. The holy saying was with regard to Hazrat Isa (peace be on him) that he would marry and would have children on his second appearance on earth. Mirza has himself written about those persons who disbelieve his appearance: "The Prophet of Allah ﷺ is answering here the doubts of those black-hearted unbelievers that these sayings will certainly be fulfilled."

(14)

For fifteen days, Mirza carried on arguments with a Christian Padree, named Abdulla Aatham. Having failed to give him a defeat he announced his revelation on 5th June 1893 that within fifteen months his adversary would be thrown into 'Haaviya' (the hell) unless he returned to the truth. Mirza wrote in this case:

"I admit right this time that if this prediction goes false, that is, if within fifteen months from this date, the party who is on falsehood in view of Allah, does not fall into 'Haaviya' as death punishment then I am prepared to undergo every type of punishment: disgrace me, blacken my

face, collar a rope around my neck or hang me on the gallows. I am ready for all. I swear by the Greatness of Allah's Glory that He will certainly do the same, will certainly do the same, will certainly do the same. Earth and sky my deviate but not His Ordainment. If I am a liar, keep the gallows ready for me and consider me the most accursed of all the accursed persons, evil-doers and Satans."

(Jung-e-Muqaddas, p-189)

COMMENTS

Mirza's prediction expired on 5th September, 1894 but Atham neither renounced Christianity nor accepted Islam nor he fell into "Haaviya" in death punishment. Nothing of the sort happened and everything sailed smooth.

Mirza went to the extent of invoking charms over Atham, throwing over him spells and witchcraft (ref: 'Seerat-ul-Mahdi' p-188, Vol. 1) but nothing happened.

On the last day, when this prediction was ending, i.e., 5th September he implored Allah, cried out and lamented: "Ya Allah! Atham may die, Atham may die, Ya Allah! Atham may die" (ref. Newspaper Al-Fazl, dated 20th July 1940). But Atham lived on. Magic, charms, witchcraft and spells did him no damage. Allah rejected Mirza's implorations, lamentations and curses. Atham grew all the more prosperous!

On the other hand, Mirza had proposed his own punishment as a liar: "Disgrace me, blacken my face, collar a rope around my neck or hang me on the gallows..... keep the gallows ready for me, think of me as the most accursed of all the accursed persons, evil-doers and Satans." Consequently, how did the opposing party carry out this instruction of Mirza Saheb? It can be guessed by the dirty announcements which were published on the expiry of the fixed time. What his adversaries did? They heaped on Mirza such filthy abusive epithets that it shall be indecent to print them here. But a couplet, which became popular on public tongues may be reproduced here:

فَعَلِمَ الْجَنَّةُ لِمَنْ يُنْهَا
كَمْ لَمْ يَرَى مِنْ عَذَابٍ

(Translation)

Shameless perverse are also in this world,

Begum and the coldness of her relatives. Woe betide! Enemies of Allah, enemies of the Prophet, enemies of Deen and enemies of Mirza are cutting into Mirza's core with the dagger of Nikah and turning him into a laughing stock of insult for the world.

Alas Mirza! Aglow with lover's fire! Allah's help, none!

Mirza bemoans in writhing agony:

"If I am His, He will surely save me."

Yes if he were His; otherwise, No. A straw from Allah for Mirza!

(10)

When Sultan Muhammad, Mirza's rival for Muhammadi Begum's hand, did not die within the period fixed by Mirza, he extended the duration of Sultan's life:

"Well, if not in two and a half years, certainly in my lifetime he will die. I declare that his living or not living is the test of my truthfulness or otherwise."

He wrote in Persian:

(Translation) "But I have not told you that this matter has come to a close at this stage and that the end result is what has appeared or that the fact of prediction has finished at that. The real premise stands on its own. Nobody, by any of his tricks, can evade it. This is fated from Great Allah as inevitable destiny (i.e. the predicted death of Sultan Muhammad whereby Mirza could consummate his longing for Sultan's wife) and shortly the time of its occurrence will come. I swear by that Allah Who raised Hazrat Muhammad Mustafa ﷺ for us to make him His best creation that this prediction is true and will soon be visible. I make it a proposition for testing my truthfulness or my falsehood. And I have not said it on my own but that my Provider Himself has informed me of it."

(Anjam-e-Atham, p.223).

COMMENTS

Mirza declared Sultan Muhammad's imminent death as a proposition to test his truthfulness or falsehood, i.e., if Sultan Muhammad died in Mirza's lifetime then Mirza was true otherwise he was a liar.

What a pity that Mirza was a liar because he died in 1908 and Sultan Muhammad died in 1949.

(11)

Mirza wrote in case of Sultan Muhammad:

"Remember, if the second part of this prediction does not come true (i.e., son-in-law of Ahmad Baig does not die in Mirza's lifetime) then I shall be more wicked than every wicked man. O idiots! this is not a human's pretension. This is no business of any depraved impostor. Consider this definitely to be God's true promise, the same God Almighty Whose words never evade; the same Glorious Provider Whose intentions nobody can stop!"

(Appendix, 'Anjam-e-Atham' p.54)

COMMENTS

Because Sultan Muhammad did not die in Mirza's lifetime, the undermentioned conclusions are drawn:

- 1) Mirza admits himself to be 'more wicked than every wicked man'.
- 2) His prediction was 'Pretension'.
- 3) His prediction was 'Business of any depraved impostor'.
- 4) If his claim was 'God's true promise' it could not possibly 'evade' because who 'can stop intentions' of the 'Glorious Provider'?
- 5) A person who does not understand this simple thing, Mirza gives him the title of 'idiot'.

(12)

"I say again and again that quintessence of my prediction in case of the son-in-law of Ahmad Baig shall be his inevitable destiny. Wait for it. If I am a liar then this prediction will not be fulfilled and my death will come and if I am truthful then God Almighty will certainly fulfil it".

(Marginal note p.31, Anjam-e-Atham)

COMMENTS

How shameful! Ahmad Baig's son-in-law did not

MIRZA GHULAM AHMAD IN THE MIRROR OF HIS OWN WRITINGS

By

Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by

K. M. Salim

Edited by

Dr. Shahiruddin Alvi

On the occasion of Nikah announcement of Muhammadi Begum, on July 10, 1888, Mirza prefaced the following two-verse piece on top of his communication:

اللہ اکیں بے کس کیں
کوئی ایک بے کس کوئی
کوئی اکیں بے کس کوئی
کوئی کس کوئی اکیں بے کس کوئی

Allah's Divine Power will strangely show itself up;

When the end result of my prediction will be visible.

Distinction between truth and falsehood is to appear;

Someone will get honour and some, disgrace.

(Majmua-e-Ishtiharat, Vol. I, p. 153).

COMMENTS

Result of predictions was seen on 26th May, 1908, in Mirza's death. Allah's Divine Power showed itself up on that day. Despite his twenty years' continuous efforts along with his 'revelation' hoaxes, Mirza was deprived of Muhammadi Begum. In this way, truth and falsehood became distinct in the wake of which the lady

was honoured and Mirza disgraced. Who was a liar? (9)

Mirza made several predictions in the case of Muhammadi Begum. Her parents, ignoring all these predictions, settled her Nikah elsewhere. Mirza was consumed with lover's cast-off jealousy. Not controlling himself, he blurted forth a letter to her paternal uncle, Mirza Ali Sher Baig, who was Mirza's brother-in-law as well. He wrote:

"Now, I have heard that the girl's Nikah is going to be solemnised on the 2nd or the 3rd Eid..... Participants in this Nikah are my great enemies. Nay, they are great enemies of Islam. They want Christians to laugh at us and Hindus to make merry but they don't care a bit for the Deen of Allah and the Prophet."

"From their side, they are strongly determined to disgrace me and blacken my face. They are about to strike me with a sword. Now, to save me is the work of Allah, the Exalted. If I am His, He will surely save me. They want me to be dishonoured and to have my face blackened. God is Absolute. He may blacken the face of whomsoever He likes but, now, they want to push me into fire."

COMMENTS

Ah! The restlessness of Mirza for Muhammadi

سلسلہ نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادریت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ؓ اک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۲۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر ۱..... مسٹر پیشی مرتضیٰ مرزا قادریانی پر جوانگریزی میں شیطانی وحی لائے اس کے الفاظ کیا تھے؟

سوال نمبر ۲..... انتہاء قادریت آرڈیننس کب پاس ہوا کہ قادریانی مرزا می اسلامی اصطلاحات و شعائر استعمال نہیں کر سکتے؟

سوال نمبر ۳..... ”مرزا قادریانی کے شیطانی الہامات“ نامی کتاب کس کی تصنیف ہے؟

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت ”ائز نیشن“ پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۳۳۰۰۰

ٹوکن شمارہ ۳۵ سلسلہ نمبر

ہام

ولدیت

مکمل پڑتا

ذاتی مصروفیات

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ مسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندرج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف سخیرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴..... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ ”ہفت روزہ ختم نبوت اائز نیشن“ کے ہام سے ارسال کریں ورنہ کا عدم شمار ہو گا۔ نیز لفافے پر انچارج انعامی مقابلہ لکھتا نہ بھولیں۔

عقیدہ ختم نبوت کی سر بلندی اُناس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قاریانیت کی سرگوی کے لئے

عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے۔

اپنی جلس

الحمد لله عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک

فتنه قاریانیت کا کامیابی کے ساتھ تعاقب کر رہی ہے۔

○ عاليٰ مجلس کے رہنماء اور مبلغین کی کوششوں سے اب تک ہزارہا افراد قاریانیت سے آب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک افراد ملک "اللی" میں ۳۵،۳۵،۳۵ ہزار افراد ملک بھوش اسلام ہوئے۔ ○ جماعتی لڑپچ (جنو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے اور مزدیز بادوں میں شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں) اور جماعتی بہلیں کے ذریعے پوری دنیا قاریانیت کے دجل و فرب سے آگاہ ہو رہی ہے۔ ○ تبلیغی اقام کام و سعی ہو چکا ہے۔ حضور جوں مکون میں جماعتی شاخوں کے علاوہ فاتح اور قرآنی تعلیم کے مکاتب قائم ہو چکے ہیں۔ اندر وہن ملک ۵۵ سے زائد مدرس و قمی مبلغ اور ۱۰۰ دارالسُّعْد ہیں۔ مدارس میں بیرونی طلباء کے افراد ایک عاليٰ مجلس آپ حضرات کے دینے ہوئے عطیات سے پراکرتی ہے۔ ○ جماعت کے بخداوار ممالک قاریانیت کے پر زور تعاقب میں صرف ہیں۔

وسط ایشیا کی آزاد ریاستوں میں دس لاکھ قرآن مجید کی تقسیم

عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک منفرد کاربندہ ہے

عاليٰ مجلس کو اپنے ان اہداف و مقاصد میں کامیابی کے لئے آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

ہم شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپنی کرتے ہیں کہ زکوٰۃ صدقات،

فطرہ اور عطیات سے دل کھول کر عاليٰ مجلس کی امداد فرمائیں۔

(مولانا) محمد یوسف لدھیانوی

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

امیر مرکزیہ

نائب امیر

عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

(حضرت) خواجہ غنیم محمد

مرکزیہ

عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسلیل زر کاپٹہ

عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری بلخ روڈ ملکان، پاکستان۔ فون: ۵۳۲۲

کراچی کاپٹہ

عاليٰ مجلس تحفظ ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت ٹرست، پرانی نماش، الیم اے جناح روڈ، کراچی۔

فون ۷۷۸۰۳۳۰۔ ٹکس ۷۷۸۰۳۳۰۔

نوٹ: کراچی کے احباب ایجنسی پینک، بوری ٹاؤن برائی اکاؤنٹ نمبر ۷۹۲ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاء دیں۔